بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کا ساتھی

از قلم

مفکر اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

نام کتاب ——— حج کا ساتھی

مؤلف ——— مولانا فیض احمد اویسی

کاتب ——— سید احمد شاہ تلمیذ محمد شریف گل

ناشر ——— مکتبہ اویسیہ رضویہ۔ سیرانی روڈ بہاولپور

فہرست

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد

حج کی فرضیت کے بعد اس کے احکام ومسائل سیکھنے ضروری ہیں یاد رہے کہ حج کے احکام بہ نسبت دوسرے احکام کے دشوار ہیں کیونکہ دوسرے احکام اور ان کے فرائض وواجبات نماز روزہ وغیرہ کے احکام تو دوسروں کو دیکھ کر بھی کچھ نہ کچھ معلوم ہو جاتے ہیں اور اگر وہ کسی غلطی سے فاسد ہو جاویں تو ان کی قضا بھی دشوار نہیں مگر حج کا معاملہ ان سب سے مختلف ہے ہزاروں میں کسی کو یہ دولت نصیب ہوتی ہے اس کے مسائل عوام تو کیا اہل علم کو پورے یاد نہیں ہوتے اور اگر خدا نخواستہ حج فاسد ہو جائے تو اس کی قضا بھی آسان نہیں اور اگر اس کے احکام میں غلطی ہو جائے تو حج ناقص غیر مقبول رہ جاتا ہے اسی لیے حج کے احکام مسائل کی کوئی کتاب کسی عالم سے باقاعدہ پڑھ کر سمجھ لیا جائے یہ نہ ہو سکے تو احکام حج کی مفصل کتابوں کا مطالعہ کیا جائے بہار شریعت اور انوار البشارہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ضرور ساتھ ہو ان کے کسی مسئلہ میں کہیں شبہ ہو تو سُنّی علما سے حل کرائیں ۔۔

مختصر ہدایات

۱۔ اس سفر سے مقصود رضائے الٰہی اور ادائگی سنّت مصطفوی ہو اور بس

لے آج کل تو لوگ سعودی ریالوں کے شوق سے گھر کا اثاثہ بیچ کر عرب شریف بھاگ رہے ہیں اگرچہ یہ بھی ایک غلط خیال ہے اور انجام بکار یہ ہوگا کہ یہ ریال وبالِ جان بنیں گے یا بنتے ہیں لیکن اگر نیت خالص کر کے عرب جائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہو تو بیڑا پار ۔

۲ - اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے قلبی طور تائب ہونا

۳ - جس کا قرض آتا ہو یا امانت پاس ہو تو ادا کر دے جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرالے پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے

۴ - نماز، روزہ، زکوٰۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو۔

۵ - جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اسے رضامند کرے جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے پھر بھی حج کسی کی اجازت نہ دینے سے رُک نہیں سکتا اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے

۶ - عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا

۷ - زادِ راہ مال حلال سے ہو ورنہ حج قبول ہونے کی امید نہیں اگرچہ فرض اتر جائے گا

ف جس شخص کا مال مشتبہ ہو اس کو چاہیے کہ قرض لے کر اس سے حج کرے پھر قرض اپنے مال سے ادا کرے تاکہ حج کے ثواب و برکات سے محروم نہ رہے۔

۸ - حاجت سے زیادہ روپیہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدّق کرتا چلے یہ حجِ مبرور کی نشانی ہے ہوائی جہاز کا سفر مختصر ہے فلہذا سامان بھی مختصر ہونا چاہیے کھانے پینے کے لیے تو کچھ بھی نہ لے جائے جدّہ شریف کے بعد جس کریم کا مہمان بن کر جا رہا ہے وہی اس کی کفالت کریں گے ہوٹل ہر جگہ کھلے ہیں کفایت شعاری سے کام لے شکم پُری سے بچکر رہے گا تو آرام سے وقت بسر ہو گا اگر بحری سفر ہے تو جہاز کے کھانے میں قلتِ طعام کی عادت ڈالے اپنے گھر سے بھنے چنے یا خشک کھجور کے چند دانوں سے وقت گزارے

ف گھر یا اپنے شہر کی مٹی ساتھ رکھے حرمین شریف پہنچنے سے پہلے پانی میں تھوڑی سی مٹی ملا لیا کرے بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہے گی

۹ - احرام کا کپڑا اپنے شہر یا کراچی سے خریدے دو بڑے تولیے کا احرام بہت

چادر اور تہبند کا کام دے سکیں اگر اللہ نے وسعت دی ہے تو دو تین احرام رکھ لے کہ ایک میلا ہو جائے تو دوسرا استعمال کر سکے۔

۱۰۔ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے۔

۱۱۔ اکیلا سفر نہ کرے رفیق دیندار ساتھ ہو بد دین کی رفاقت سے اکیلا بہتر ہے۔ سُنّی عالم دین اور تجربہ کار یعنی جس نے پہلے حج پڑھا ہو اسے رفیق بنانا افضل ہے۔

۱۲۔ حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظار رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہیئے رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

۱۳۔ چلتے وقت سب عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے۔ اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں حدیث میں ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرے ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔

۱۴۔ وقت رخصت سب سے دعا لے برکت پائے گا۔

۱۵ ان سب کے دین کو اور اولاد کی جان، مال، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

۱۶۔ لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد و قل سے پڑھ کر باہر نکلے وہ رکعتیں واپس آتے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

۱۷۔ جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت چلنا مُبارک ہے اور اہل جمعہ کو سفر جمعہ قبل جمعہ اچھا نہیں۔

۱۸۔ دروازہ سے باہر نکلتے ہی کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ	اللہ کے نام اور اللہ کی مدد سے اور جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے الٰہی ہم تیری

نَزِّلَ اَوْ نَضِلَّ وَ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ۔

پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ خود لغزش کریں یا دوسرا ہمیں لغزش دے یا خود بھکیں یا دوسرا بھکا دے یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو یا جہل کریں یا ہم پر کوئی جہل کرے۔

اور درود شریف کی کثرت کرے۔[۱]

۱۹۔ سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو وقت کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے اور عزیزوں کو یوں دعا دے۔ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ۔

۲۰۔ چلتے وقت کہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت اور واپسی کی بدحالی اور مال یا اہل یا اولاد میں کوئی بری حالت نظر آنے سے۔

واپسی تک مال اور اہل عیال محفوظ رہیں گے۔

لوگوں سے مصافحہ کریں تو یہ کہیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاِيْمَانَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔

میں تمہارا دین اور تمہارا ایمان اور تمہارے کاموں کا انجام خداوند تعلیٰ کے سپرد کرتا ہوں

---

[۱] ہو سکے تو دعا مذکورہ کے بعد یہ الفاظ پڑھے

اللھم انا نسئلك فى سفرنا ھذا البر والتقوىٰ ومن العمل ما ترضىٰ اللّٰھم ھَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا

اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہے اے اللہ

وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَهْلِ۔	ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرا دے اے اللہ تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر کا کارساز۔

اسی وقت تبت یدا کے سوا قل یا ایہا الکفرون سے قل اعوذ برب الناس تک پانچ سورتیں سب معہ بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے راستے بھر آرام سے رہے گا۔

۲۲ - نیز اس وقت:

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ۔	بے شک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ضرور تجھے پھرنے کی واپس لائے گا۔

ایک بار پڑھ لے بالخیر واپس آئے گا۔

۲۳ - ریل وغیرہ یا جس سواری پر سوار ہو بسم اللہ کہے پھر اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحٰن اللہ تین تین بار لا الٰہ الا اللہ ایک بار پھر پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝	پاکی ہے اسے جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا اور ہم میں اس کی طاقت نہ تھی بے شک ہم ضرور اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

۲۴ - ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے سبحٰن اللہ۔

۲۵ - جس منزل میں اترے:

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔	میں اللہ کی کامل باتوں کی پناہ مانگتا ہوں اس کی سب مخلوق کی شر سے۔

کہے ہر نقصان سے بچے گا۔

۲۶ - جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَشَرِّ اَھْلِھَا وَ شَرِّ مَافِیْھَا۔

الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس بستی کی بھلائی اور اس بستی والوں کی بھلائی اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہیں اس بستی کی برائی سے اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی برائی سے۔

ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۲۷۔ دورانِ سفر بیہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز کرے جہاں تک ہو سکے ذکر الٰہی اور درود شریف یا ایسی دینی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے جب احرام باندھ لے تو لبیک لبیک کی کثرت کرے اعلیحضرت قدس سرہ نے فرمایا:

ذکر خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا بیہودہ اشعار و لغویات سے شیطان ساتھ ہو گا۔ ہاں اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں اور صحابہ و اہلبیت و اولیاء کرام کے مناقب و کمالات پڑھنا سننا موجب صد برکات ہے۔

۲۸۔ ہر سفر خصوصاً سفرِ حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافروں کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۹۔ جب بحری جہاز پر سوار ہوں تو کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

اللہ کے نام سے ہے اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے کافروں نے خدا ہی کی قدر جیسی چاہیئے تھی نہ پہچانی حالانکہ ساری قیامت کے بہت حقیر سی چیز کی طرح اس کے قبضے میں ہے۔ اور سب آسمان اس کی قدرت سے لپیٹے جائیں گے وہ پاک و بلند ہے۔ ان کے شرک سے۔

۳۰۔ ہوائی جہاز پر سوار ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝

۳۱۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی ایک بار ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان رہے۔

۳۲۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو کہے۔

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ ضَالَّتِیْ۔

اے یقینی دن کے لیے سب لوگوں کے جمع فرمانے والے بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا مجھے میری گمی چیز ملا دے۔

انشاء اللہ گم شدہ سے مل جائے گی۔

۳۳۔ مشکل میں مدد کی حاجت ہو تین بار کہے:

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ۔ اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو۔

غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

۳۴۔ یَا صَمَدُ (اے بے نیاز) ۱۳۴ بار روزانہ پڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔

۳۵۔ اگر دشمن یا رہزن کا ڈر ہو لایلف پڑھے ہر بلا سے امان رہے۔

۳۶۔ جہاں تک ممکن ہو کھانا پکانے اور روپے پیسے میں کسی سے شرکت نہ کرے اس میں ہر وقت تنگی اور جھگڑے رہتے ہیں اگر شرکت پر مجبور ہو تو سب سے زیادہ خرچ کرے۔ اور سب سے زائد کام کرے۔ اور سب سے کم کھائے اس لیے کہ اس مبارک سفر میں جس قدر زائد خرچ کرے اسی قدر فائز اور کامیاب ہوگا۔ خرچ اور خدمت دونوں مستقل ثواب کی چیزیں ہیں۔

۳۷۔ دل و دماغ ہر وقت ، ہر آن ہر حالت اور ہر مشغلہ میں خدا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کے جذبات سے معمور ہو نہ دماغ میں کسی خیال کو آنے دیں۔

اور نہ دل میں کسی غیر کا گذر رہو ایک ہی خیال اور ایک ہی دھن سوار ہو اور اسی خیال میں مجنونہ وار مست ہو۔

۳۸ احکام خداوندی کی پوری پوری بجا آوری ہو۔ ہر کام میں عزیمت پر عمل ہو ہر حکم کی بجا آوری میں پوری مستعدی اور چستی ہو فرائض خداوندی کی ادائیگی میں پورا اہتمام ہو۔ اور سنن و مستحبات تک کی پابندی ہو اور ایک مستعد غلام کی طرح ہر وقت ہوشیار اور حاضر باش رہیے۔

۳۹ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور طریق کار پورا پورا اتباع ہو ہر بات اور کام میں آپ کی پوری پیروی ہو۔ عبادات ہی نہیں عادات میں بھی آپ کا کامل اتباع ہو اور کوئی سُنت قصداً بلا مجبوری ترک نہ ہو۔

۴۰ تمام تر مساعی دین کے فروغ و عروج احکام خداوندی کے اجراء شعائر اسلامی کے احیاء اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض پر ہوں۔

۴۱ اس مقدس سفر میں تواضع اور انکساری عاجزی اور فروتنی کو اختیار کرے اور ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھے جو بارگاہ صمدیت کے شایانِ شان ہوں۔ کھانا پینا قیام کرنا لباس سواری اور مکان غرض کوئی چیز ایسی نہ ہو جس سے ترفع اور بڑائی کی بُو آتی ہو۔ ایک ذلیل خوار بندہ بن کر غلاموں کی طرح اس عالی دربار میں رہنے کو اپنی سعادت سمجھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حق تعالیٰ اس حاجی کو پسند فرماتا ہے۔ جس کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے غبار سے آلودہ ہوں۔

۴۲۔ اپنے ساتھی اور ملازم کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرے اور کام میں اس کی اعانت و مدد کرے۔ بد خلقی اور جھگڑوں سے بچے زبان کو جھوٹ غیبت لعنت اور فحش باتوں سے محفوظ رکھے۔

۴۴۔ جو کچھ نقصانات اور تکالیف اس مبارک سفر میں پیش آئیں ان سے پریشان اور بد دل نہ ہو۔ بلکہ ہر بات پر ثواب کی امید رکھے۔ اور اس کو حج کے قبول ہونے کی علامت سمجھے۔

۴۵ - سفر حج میں لوگ آپسمیں بہت لڑتے ہیں بالخصوص جہاز پر سوار ہوتے وقت جگہ لینے پر بہت لڑائیاں ہوتی ہیں بعضے آدمی تو اس قدر حدود سے تجاوز کرتے ہیں کہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے - اس مبارک سفر میں جنگ وجدال اور گالی گلوچ بہت بڑا گناہ ہے ما حق تعالیٰ کا ارشاد ہے -

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ہ

حج کے چند مہینے معلوم ہیں پس جو شخص ان میں حج شروع اور لازم کر لے تو حج میں نہ جماع کرے نہ گناہ کرے نہ جھگڑا کرے -

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے -

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع ليوم ولدته امه -

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے اور نہ جماع اور اس کا ذکر کیا اور نہ گناہ کیا تو وہ پاک ہو کر ایسے لوٹتا ہے جیسا کہ اس کو ماں نے ابھی جنا ہے -

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا جو لوگ لڑائی جھگڑا کرتے ہیں ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے اور ان کا حج بھی قبول نہیں ہوتا اس لیے حجاج کو اپنے رفقا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے جہاز پر اور دیگر مواقع میں ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے کہ نہ خود تکلیف اٹھاؤ نہ دوسروں کو تکلیف دو - خوش اخلاقی اور نرمی سے جو کام ہوتا ہے - وہ غصہ اور زور سے نہیں ہوتا -"

۴۶ - فرض نمازوں کو مستحب اوقات میں پڑھنے کا اہتمام کرے جماعت کے ساتھ ممکن ہو اور سنی عالم پڑھائے تو جماعت کے ساتھ ورنہ اکیلا پڑھے اسی میں نجات ہے - تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ اگر لوگ ایک فرض حج کی وجہ سے اکثر فرض

نمازوں کو ضائع اور خراب کر دیتے ہیں، بلکہ بعض دفعہ نماز قضا تک کر دیتے ہیں جس مقدس سفر میں نوافل اور مستحبات کا التزام اور پابندی کرنی چاہیئے تھی اس میں فرض نمازوں میں سستی اور بے پرواہی برتنا سراسر خسران اور محرومی کی دلیل ہے۔

بار بار مبارک سفر نصیب نہیں ہوتا اس لیے وقت کو غنیمت سمجھے۔ اور یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔ ہر وقت دل اور زبان پر ذکر اور درود شریف اور استغفار جاری رکھے۔ ان مبارک وقتوں میں فضول باتوں اور فضول کاموں میں پھنسے رہنا بڑی بد نصیبی ہے۔

اغلاط الحجاج

۱۔ بہت سے لوگوں کو سفر میں دیکھا کہ نماز بالکل ترک کر دیتے ہیں، اور بعض پڑھتے تو ہیں مگر اہتمام نہیں کرتے کم ہمتی اور سستی سے کبھی قضا کر دیتے ہیں کبھی مکروہ وقت میں پڑھتے ہیں ایک فرض ادا کرنے جاتے ہیں اور روزانہ کے پانچ فرض چھوڑ دیتے ہیں۔ نماز کا ترک کرنا بہت بڑا گناہ ہے، جو لوگ نماز کا اہتمام نہیں کرتے وہ حج کی برکات سے محروم رہتے ہیں، اور ایسے لوگوں کا حج مقبول و مبرور بھی نہیں ہوتا حاجی کو تو نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے کہ وہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہو رہا ہے۔ وہاں ایسی حالت میں جانا بد نصیبی ہے۔

۲۔ بعض لوگ نماز کے تو پابند ہوتے ہیں مگر نماز کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ریل یا جہاز میں باوجود کھڑے ہونے پر قادر ہونے کے نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں بعض استقبالِ قبلہ کو ریل میں ضروری نہیں سمجھتے حالانکہ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو۔ اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، ایسے ہی بلا استقبالِ قبلہ بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۳۔ اسٹیشن پر یا پاخانہ کے نل میں ریل میں پانی موجود ہوتا ہے۔ مگر بعض لوگوں کو

نظافت طبع کا ہیضہ ہوتا ہے۔ کہ اس پانی کو ناپاک سمجھتے ہیں اور اس سے وضو کرتے بلکہ تیمم کر لیتے ہیں، حالانکہ جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہو شرعاً وہ پانی پاک ہے محض اس وجہ سے اس کو ناپاک نہیں کہہ سکتے کہ وہ پائخانہ کے نل میں ہے یا ہر شخص اس کو استعمال کرتا ہے اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں بعضے آدمی کپڑے پر ہی تیمم کر لیتے ہیں حالانکہ اس پر غبار نہیں ہوتا ایسے کپڑے پر تیمم کرنا جائز نہیں جس پر غبار نہ ہو ریل کے تختے پر جو غبار ہوتا ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے مگر اس کو ناپاک سمجھتے ہیں اور یہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں کہ میاں اس کا کیا اعتبار ہے۔

(۴) بعض لیٹ کر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ بلا عذر شرعی لیٹ کر وغیرہ فرض نماز جائز نہیں، البتہ مجبوری کے وقت جائز ہے۔

۵۔ بعض لوگ جہاز میں سارے راستہ قبلہ کا وہی رخ رکھتے ہیں جو پاکستان اور ہندوستان میں ہے۔ حالانکہ جہاز میں قبلہ کا رخ بدلتا رہتا ہے۔ عدن کے قریب شمال کی جانب اور جدہ کے قریب شرق کی جانب ہو جاتا ہے حجاج کے لیے ضروری ہے کہ سفر میں نماز پڑھنے کے مسائل بھی سفر شروع کرنے سے پہلے معلوم کریں رسالہ "فیض البشارہ" میں بھی ہم نے جہاز اور ریل بس وغیرہ پر نماز پڑھنے کے ضروری مسائل اور قبلہ نما کا نقشہ لکھا ہے۔ اس کو دیکھ لیا جائے۔

۶۔ بعض عورتیں بلا شوہر اور محرم کے حج کا سفر کرتی ہیں، بلا محرم حج کو جانا ناجائز اور گناہ ہے۔ ایسی عورتوں کو راستہ میں بعض اوقات بڑے خطرات پیش آتے ہیں اور اجنبی لوگوں کو سواری پر اتارتے چڑھاتے وقت ہاتھ لگانے کی نوبت آتی ہے۔ جو فتنہ سے خالی نہیں عورت کے ساتھ جب تک محرم نہ ہو ہرگز حج کو نہ جائے اور وصیت کر دے کہ اگر میں حج نہ کر سکوں تو میری طرف سے حج کرا دیا جائے، مرنے کے بعد وصیت کی شرائط کے مطابق وارثوں کے ذمہ اس کی وصیت کا پورا کرنا واجب ہو گا۔ اور ورثا اگر اس کی وصیت پوری نہیں کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے، وصیت کرنے والی حج نہ کرنے کے مواخذہ سے بری ہو جائے گی اگر وصیت نہ کرے گی تو اس کے ذمہ مواخذہ رہے گا۔

میں اکثر عورتیں پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں دوسرے ممالک کی عورتوں کو دیکھ کر بعض پردہ والی بھی بے پردہ ہو جاتی ہیں، اور سفر حج میں بے پردگی کے گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں، خود عورتوں کو اور ان سے زیادہ ان کے اولیاء کو اہتمام کی ضرورت ہے۔ کہ یہ زمانہ نہایت نازک ہے، شرعی ضروری پردہ کا اہتمام کرنا واجب ہے۔ احرام کی حالت میں چونکہ عورت کے لیے چہرہ کو کپڑا لگانا اور اسی طرح منہ چھپانا منع ہے۔ کہ جس سے چہرہ کو کپڑا لگ جائے اس کے لیے بعض حضرات کا تجربہ ہے کہ گتے کی بجائے انگریزی ٹوپ سے کام لیا جائے اور وہ اس طرح کہ ٹوپ کا پچھلا آدھا حصہ، کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے اور اس کی بجائے تسمہ باندھ لیا جائے تاکہ اگلا حصہ آگے کو اٹھا رہے۔ اور اس پر نقاب لٹکا رہے اس طرح سر بھی نہیں کھلے گا اور احرام کا کپڑا بھی چہرہ سے جُدا رہے گا۔ اور تشبہ بالنصاری بھی نہیں ہوگا اس لیے کہ کٹ جانے سے ٹوپ کی ہیئت بدل گئی۔ یہ چند ہدایات فقیر نے اپنی صوابدید اور دوسرے حجاج کے تجربہ مسائل شرعیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ بعض اور ہدایات موقعہ بموقعہ عرض کروں گا۔ مزید فقیر کی کتاب سفرنامہ حج موسوم بہ ”مدینے کا راہی“ میں دیکھئے اب مسائل احرام ملاحظہ ہوں۔

حج کی ابتدا

جیسے نماز کی ابتداء تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے ہوتی ہے۔ اس طرح حج وعمرہ کی ابتداء احرام سے ہوتی ہے۔

احرام کا طریقہ مکہ معظمہ جانے والے ہر مرد، عورت، بچہ پر حدودِ حرم سے پہلے احرام باندھنا لازم ہے۔ بغیر احرام باندھے حدودِ حرم میں داخل ہونے والا گنہگار ہو گا۔ بحری جہاز سے جانیوالے یلملم کی پہاڑی آنے سے پہلے احرام باندھیں گے اور ہوائی جہاز سے جانے والے کراچی ہی سے احرام باندھ کر جائیں گے کیونکہ راستہ میں جہاز کہیں نہیں اُترتا۔ احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے:۔ اول غسل کریں، غسل مشکل ہو تو وضو کر لیا جائے اس کے بعد سِلے ہوئے کپڑے نہ پہنئے بلکہ ایک چادر لنگی کی طرح باندھیں دوسری چادر اوپر

اوڑھ لیں۔ پھر سر ڈھک کر دو رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قل ھو اللہ پڑھ کر نفل پورے کریں۔ سلام پھیر کر کھول دیں۔ اب جب تک احرام ہے۔ سر اور چہرے پر کپڑا لگانا منع ہے طلوع آفتاب کے وقت۔ زوال کے وقت غروب آفتاب کے وقت نفل پڑھنا منع ہے۔ اس سے پہلے یا بعد میں نفل پڑھئے۔ نفلوں کا سلام پھیر کر احرام اگر عمرہ کے لیے ہے تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔ اگر حج کے لیے احرام باندھا ہو تو حج کے احرام کے بعد حج کی دعا پڑھیں اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں ہلکی آواز سے مسلسل تین بار تلبیہ پڑھیں:

تلبیہ[1] لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ درمیان میں بات نہ کریں اس کے بعد خوب دُعا مانگیں، دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

تلبیہ کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ	اے اللہ میں تیری رضا اور جنت چاہتا ہوں
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ	اور تیرے غصے اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔
النَّارِ اَللّٰھُمَّ اُحَرِّمُ لَکَ شَعْرِیْ	اے اللہ میں تیری رضامندی کی خاطر اپنے
وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ	بال، کھال، گوشت، خون عورتوں سے اور
وَالطِّیْبِ وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ	خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جسے تو نے
عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ	محرم پر حرام کیا ہے حرام کرتا ہوں میں اس
وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ	کے ساتھ صرف تیری ذات کے لیے۔

اس کے بعد ان پابندیوں کو خوب نبھائیں جو احرام میں ضروری ہیں۔ چند ایک کو فقیر نے اسی رسالہ میں درج کیا ہے۔

---

[1] یعنے لبیک لبیک پکارنا یعنی یہی کلمات پڑھنا جو اسی تلبیہ کے بعد مذکور ہیں

عورت کا احرام عورت اور مرد کے احرام کے تمام مسائل یکساں ہیں سوائے اس کے کہ عورت سِلے ہوئے کپڑے پہنے گی۔ اور مرد چادر استعمال کرے گا عورت سر کو ڈھکے گی مرد سر کو کھلا رکھے گا۔ عورت موزہ جوتی تمام کپڑے پہن سکتی ہے۔ مرد صرف دو چادریں اور ایسی جوتی جس سے پاؤں کی اوپر کی ہڈی کھلی رہے پہنے گا بعض عورتیں غلط فہمی کی بنا پر حرمین پہنچکر پردہ ترک کر دیتی ہیں۔ پردہ ترک کرنا مستقل گناہ ہے۔ حکم یہ ہے کہ حالت احرام میں عورت چہرے پر کپڑا نہیں لگائے گی البتہ پردہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اس کے لیے برقعہ میں جو حصّہ سر پر آتا ہے۔ اس میں گتّہ یا کوئی سخت چیز لگائیں جس سے نقاب چہرہ پر نہ لگے۔ بلکہ چہرہ سے دو چار انچ آگے کی طرف رہے۔

نوٹ: بعض لوگ احرام باندھ کر ناواقفیت کی وجہ سے سیدھا بازو چادر سے باہر نکال لیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ سُنّت طریقہ یہ ہے کہ جب طواف شروع کریں اس وقت سیدھا بازو چادر سے نکالیں طواف کے بعد پھر ہاتھ چادر کے اندر کر لیں۔

حج و عُمرہ بیت اللہ کے ساتھ دو عبادتیں متعلق ہیں۔ (۱) حج اس کے اکثر افعال صرف ماہ ذی الحجہ کے پانچ دن میں ادا کیے جا سکتے دوسرے ایام میں نہیں ہو سکتے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے

(۲) **عُمرہ** یہ حج کے پانچ دنوں کے علاوہ ہر مہینے اور ہر وقت میں ہو سکتا ہے

۱۔ میقات سے یا اس سے پہلے عُمرہ کا احرام باندھے۔

۲۔ مکہ معظمہ پہنچکر بیت اللہ کا طواف کرے۔

۳۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور اس کے بعد سر کے بال کٹوا کر یا منڈا کر ختم کرے۔ اس کے بعد احرام کے کپڑے اتار کر حسبِ معمول لباس پہن لے۔

حج و عُمرہ کا میقات میقات اس جگہ یا حد کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے نہ صرف حجاج بلکہ ہر شخص کے لیے احرام

باندھنا واجب ہے - حج کے تمام اعمال میقات سے شروع ہوتے ہیں احرام جس قدر بھی پہلے باندھ لے افضل ہے۔

احرام سے پہلے کے احکام

۱ - پاک و ہند کے لیے میقات کوہ یلملم کی محاذات ہے یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے جب جدّہ دو تین منزل رہ جاتا ہے - جہاز والے اطلاع دے دیتے ہیں - پہلے سے احرام کا سامان تیار کر رکھیں -

۲ - جب وہ جگہ قریب آئے خوب مل کر نہائیں، وضو کریں اور نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں -

۳ - چاہیں تو مرد سر منڈا ڈالیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی - ورنہ کنگھی کر کے خوشبودار تیل لگائیں -

۴ - ناخن کتریں خط بنوائیں موئے بغل و زیر ناف دور کریں -

۵ - خوشبو لگائیں کہ سنّت ہے اس کے بعد احرام باندھیں جس کا طریقہ ہم نے اوپر لکھ دیا ہے -

احرام کے بعد کے احکام

احرام باندھنے کے بعد مندرجہ ذیل امور حرام ہیں :

۱ - عورتوں سے جماع -

۲ - بوسہ -

۳ - ہاتھ لگانا -

۴ - گلے لگانا

۵ - اس کے اندامِ نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بہ شہوت ہوں -

۶ - عورتوں کے سامنے اس کا نام لینا فحش گناہ ہمیشہ حرام ہیں اور اب سخت حرام ہو گئے -

۷۔ کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا

۸۔ حرم کے جنگل کے شکار کرنے والے کو اشارہ کرنا

۹۔ یا کسی طرح بتانا

۱۰۔ بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کے لیے چھری دینا

۱۱۔ اس کے انڈے توڑنا

۱۲۔ شکار کے پر اکھیڑنا

۱۳۔ پاؤں یا بازو توڑنا

۱۴۔ اس کا دودھ دوہنا

۱۵۔ اس کا گوشت یا انڈے پکانا

۱۶ بھوننا

۱۷ بیچنا

۱۸ خریدنا کھانا

۱۹ ناخن کترنا

۲۰ سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا

۲۱ منہ یا سر کو کسی کپڑے سے چھپانا

۲۲ بستہ یا کپڑے کی بقچی یا گٹھڑی سر پر رکھنا

۲۳ عمامہ باندھنا

۲۴ برقع دستانے پہننا

۲۵ موزے یا جرابیں وغیرہ جو پنڈلی اور اقدام کے جوڑ کو چھپائے پہننا

۲۶ سِلا کپڑا پہننا

۲۷ خوشبو بالوں کپڑوں یا بدن میں لگانا

۲۸ بلاگیری یا کسم کیسہ غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں

۲۹ خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی زنجبیل وغیرہ کھانا۔

۳۰ ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر زعفران سر یا داڑھی خطمی یا کسی خوشبودار۔

۳۱ ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔

۳۲ وسمہ، مہندی کا خضاب لگانا

۳۳ گوند وغیرہ سے بال جمانا زیتون یا تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بدن بالوں میں لگانا

۳۴ کسی کا سر منڈانا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو۔

۳۵ جوں مارنا پھینکنا

۳۶ کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا

۳۷ کپڑے کو اس کے مارنے کے لیے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا۔ بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مرنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا

مکروہاتِ احرام

مندرجہ ذیل امور احرام میں مکروہ ہیں:

۱ بدن کا میل چھڑانا

۲ بال یا بدن کو صابون اور دیگر بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔

۳ کنگھی کرنا۔

۴ اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹے یا جوں گرے۔

۵ انگرکھا پہننا

۶ کرتا یا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔

۷ خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو۔ جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطردانہ

۸ سر یا منہ پر پٹی باندھنا۔

۹ غلاف کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے۔

۱۰ - ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا

۱۱ - کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو - اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ زائل ہوگئی ہو -

۱۲ - بے سلا کپڑا رفو کیا یا پیوند لگا ہوا پہننا -

۱۳ - تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا

۱۴ - مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے -

۱۵ - بازو یا گلے پر تعویز باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر عذر بدن پر پٹی باندھنا -

۱۶ - سنگھار کرنا -

۱۷ - چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا -

۱۸ - تہبند باندھ کر کمر بند سے کسنا -

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں

۱ - انگرکھا کرتا -

۲ - چغہ لپیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے

۳ - ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا -

۴ - ہمیانی یا پٹی باندھنا بے میل چھڑائے حمام کرنا

۵ کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا

۶ - چھتری لگانا

۷ - انگوٹھی پہننا

۸ بے خوشبو کا سرمہ لگانا

۹ فصد بغیر بال مونڈے پچھنے لینا

۱۰ انکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا

۱۱ سر یا بدن اس طرح کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے جوں نہ گرے

۱۲ احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی ہے اس کا لگا رہنا

۱۳ پالتو جانور اونٹ ، گائے ، بکری مرغی کا ذبح کرنا

۱۴- پکانا

۱۵- کھانا

۱۶- اس کا دودھ دوہنا

۱۷- انڈے توڑنا

۱۸- بھوننا

۱۹- کھانا

۲۰- کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا

۲۱- دوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا دوا یا غذا کے لیے نہ ہو نری تفریح منظور ہو۔ جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا ہو یا جنگل خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت حرام۔

۲۲- منہ اور سر کو سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔

۲۳- سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا

۲۴- سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔

۲۵- کان کپڑے سے چھپانا

۲۶- ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا

۲۷- سر پر سینی اور بوری اٹھانا

۲۸- جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگر خوشبو دیں یا بغیر پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بُو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا۔

۲۹- گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام یا کدّو یا کاہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو۔ بالوں یا بدن میں لگانا

۳۰- خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو۔ مگر کسم کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔

۳۱- دین کے لیے لڑنا جھگڑنا بلکہ حسب حاجت بوقت ضرورت فرض واجب ہے

۳۲ جوتا پہننا جو پاؤں کے اس جوڑ کو نہ چھپائے

۳۳ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویز گلے میں ڈالنا۔

۳۴ آئینہ دیکھنا

۳۵ ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے اگر بتی، لوبان، صندل۔

۳۶ یا اس کا آنچل میں باندھنا۔

۳۷ نکاح کرنا۔

ان مسائل میں مرد، عورت برابر ہیں مگر عورت کو چند باتیں جائز ہیں سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے۔ تو سر پر بستر بقچہ اٹھانا بدرجہ اولی۔ گوند وغیرہ سے بال جمانا سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویز باندھنا اگرچہ سی کر غلافِ کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے دستانے موزے سلے کپڑے پہننا۔ عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضرور ہے۔ کہ اپنے کان تک آواز آئے عورت اگر حیض یا نفاس کیحالت میں ہو تو احرام کے وقت نماز نہ پڑھے صرف غسل کر کے احرام والی ہو جائے اور یہ غسل مستحب ہے۔ احرام میں منہ چھپانا عورت کو حرام ہے۔ نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ چہرہ سے بچا کر سامنے رکھے۔

مسئلہ جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا۔ اگرچہ بے قصد ہوں سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

مسئلہ وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آگے آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے دو قافلوں کے ملتے صبح و شام پچھلی رات پانچوں نمازوں کے بعد مرد با آواز کہیں مگر اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔

مسئلہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے جو نفل پڑھے جاتے ہیں ان کو بعض آدمی سر کھول

کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لیے احرام کی نیت کرنے سے پیشتر سر ڈھانک کر نماز پڑھنی چاہیے - ہاں احرام کی نیت کے بعد سر ڈھک کر نماز پڑھنا منع ہے -

مسئلہ : بعض آدمی احرام کی حالت میں نماز میں بھی اضطباع دہنی بغل کے نیچے کو چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا کرتے ہیں نماز میں اضطباع مکروہ ہے اضطباع صرف طواف مسنون ہے - وہ بھی ہر طواف میں نہیں بلکہ جس طواف کے بعد سعی ہو البتہ طواف زیارت کے بعد اگر سعی کرنی ہو اور احرام کے کپڑے اتار دیئے ہوں تو اس میں اضطباع نہ ہو گا

فرائض احرام

(۱) نیت اس عبادت کی دل میں کرنا جس کے لیے احرام باندھا ہے -

(۲) کوئی لفظ ایسا کہنا جس سے تعظیم اللہ تعالیٰ کی معلوم ہو -

ان فرائض کے ترک سے احرام صحیح نہ ہو گا

واجبات احرام

(۱) میقات سے احرام باندھنا -

(۲) محظورات احرام سے بچنا - ان واجبات کے ترک سے دم یا جزا لازم ہو گی -

احرام کی جنایات

جس فعل کی ممانعت احرام کی وجہ سے ہو اس کا مرتکب ہونا جنایات کہلاتا ہے اور جس سے اس گناہ کی معافی و تلافی ہو وہ جزا کہلاتی ہے - اور جنایات اور ان کی تفصیل آگے آئے گی -

تفصیل احکامِ حج

حج کی قسمیں حج تین طرح سے کیا جاتا ہے -

(۱) صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں -

۲ - حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھنا اس کو قران کہتے ہیں

۳ ۔ حج کے مہینوں میں اوّل عمرہ کی نیّت سے احرام باندھنا اور پھر عمرہ کے افعال پورے کرکے حلال ہو جانا یعنی احرام کی چادریں اتار کر نہا دھو کر اپنے سلے ہوئے کپڑے پہن لینا اور اور بعدہٗ اسی سال پھر حج کی نیت سے احرام دوبارہ باندھنا اس کو تمتع کہتے ہیں ان تینوں صورتوں میں حج ادا ہو جاتا ہے ۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ کے نزدیک قران افضل ہے ان کے احرام کا طریقہ اور احکام وہی ہیں جو ہم نے پہلے بیان کیا اور تینوں کا فرق نیت سے ظاہر ہو گا ۔ مثلاً احرام باندھکر نفل پڑھنے کے بعد افراد میں بعد سلام یوں کہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی ۔	الٰہی میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کر دے میں نے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کی نیت کی ۔

اور تمتع میں بعد سلام یوں کہے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی ۔
اور قرآن میں بعد سلام یوں کہے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد تین بار لبیک با آواز کہے ۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ۔

حج کے تین اقسام کا فرق

ایک فرق تو ان تینوں قسم کی نیتوں میں افراد میں احرام باندھنے کے وقت صرف حج کی نیت کرنا ہے ۔ قرآن میں حج و عمرہ دونوں کی نیت کرنا ہے تمتع میں اوّل احرام کے وقت صرف عمرہ کی نیت کرنا ہے ۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے ۔ کہ پہلی دونوں قسموں میں تو جو احرام اوّل باندھا جائے گا ۔ وہ افعالِ حج پورے کرنے تک باقی رہے گا اور تیسری قسم میں مکہ معظمہ پہنچکر افعال عمرہ یعنی طواف وسعی سے فارغ ہونے کے بعد یہ احرام سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے سے ختم ہو جائے گا اور آٹھویں ذی الحجہ تک یہ احرام کی پابندیوں بغیر مکہ شریف قیام کر سکے گا اور آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد احرام سے حج کا احرام دوسرا باندھے گا ۔ تمتع میں سہولت زیادہ ہے لیکن افضلیت قرآن کی زیادہ ہے بشرطیکہ اس طویل احرام کی پابندیوں

کو احتیاط کے ساتھ پورا کر سکے ورنہ تمتع کر لینا بہتر ہے۔ حج کے اعمال و احکام اسی طرح عمرہ کے اعمال و احکام اور احرام کے تمام احکام تینوں صورتوں میں یکساں ہیں فرق اتنا ہے کہ دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنا قارن اور متمتع پر واجب ہے مفرد کے لیے مستحب ہے کہ تینوں قسموں میں جو نیت بتلائی گئی ہے اس کا دل سے کر لینا اور زبان سے کہنا بہتر ہے عربی میں نیت افضل ہے اگر اپنی بولی (اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، سرائیکی وغیرہ) میں نیت کرے گا تو تب بھی جائز ہے

باب الحرم

بحری یا ہوائی جہاز سے اتر کر جب حجاج جدہ پہنچیں تو شکرِ خداوندی بجالائیں اور اپنی خوش بختی پر مسرت کا اظہار کریں کہ دیارِ حبیبؐ کے دروازہ تک پہنچ گئے اب سے موقعہ بہ موقعہ تلبیہ با آواز بلند پڑھیں احرام تو پہلے سے بندھا ہوا ہے آج کل موٹروں کے ذریعے سفر ہوتا ہے جو مختصر وقت میں جدہ سے مکہ مکرمہ حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اسی لیے حدودِ حرم میں داخلے کے وقت اپنی کیفیت میں تبدیلی کرنی چاہیے

حرم کا داخلہ

موٹر ڈرائیور سے پہلے کہہ دیں یا کسی واقف کار حاجی کے ذمہ لگائیں کہ جونہی حرم معلیٰ کی حد آئے تو آپ کو بتائیں کہ حرم شریف کی حد یہ ہے ورنہ خود غور کرتے جائیں کہ بحرہ سے آگے چل کر کچھ دور حدودِ حرم کے دو ستون آئیں گے یہاں سے حرم مکہ شروع ہوتا ہے اس وقت کیفیت وہی ہو جو سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے بتائی ہے ؎

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

کسی نے اس مقام کے لیے کہا ؎

حدودِ کوچۂ محبوب ہے یہیں سے شروع
جہاں سے پڑنے لگے پاؤں ڈگمگاتے ہوئے

اور تصور ہو کہ میں کون اور کس بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں جہاں انبیائے عظام اور بڑے بڑے اولیائے کرام بارگاہ ذوالجلال والاکرام کی ہیبت سے لرزتے کانپتے ہوئے حاضری دیتے چاہیے تو اسی طرح کہ سر کے بل چلا جائے لیکن مجبوری ہے موٹروں کے سفر سے یہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم یہ تو ہو کہ نہایت خشوع و خضوع اور آہ و زاری اور تلبیہ کی پکار کے ساتھ حرم معلیٰ تک پہنچیں۔

حرم مکہ معظمہ میں داخلہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ ٥ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ٥

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے پس تو میرے گوشت خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں کر دے اور میری طرف توجہ فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے

حاجی کو انتباہ

اگر اب تک کا وقت تم نے غفلت اور لاپرواہی سے گزارا ہے تو اب ہوشیار ہو جائیے توبہ اور استغفار کیجیئے بار بار تلبیہ پڑھیے جہاں جانا چاہیے یہ وہ مقام ہے جس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی اور عظمت بخشی ہے بڑی بڑی طاقتیں یہاں آکر سرنگوں ہوئیں جلیل القدر انبیا علیہم السّلام نے اس متبرک مقام کا ادب کیا تم بھی ذلت خواری عاجزی وانکساری خشوع خضوع اور حضور قلب کے ساتھ توبہ استغفار کرتے ہوئے برہنہ پا اس وادیٔ مقدس میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگیے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اَمْنُکَ وَحَرَمُکَ الَّذِیْ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَحَرِّمْ دَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ ٥ اَللّٰھُمَّ

اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

دربارِ خداوندی کی حاضری کے آداب

اعلحضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ جب حرم کے متصل پہنچے۔ سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے خشوع خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ ہے کہ دن کو داخل ہو نہا کر اور غسل کر کے

مکہ معظمہ کے ارد گرد کئی کوس تک حرم کا جنگل ہے۔ ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدود کے اندر تر گھاس اکھیڑنا خودرو پیڑ کا کاٹنا۔ وہاں کے[1] وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اس کے سائے میں ہرن بیٹھتا ہے۔ تو جائز نہیں اپنے بیٹھنے کے لیے اسے اٹھائے اور اگر کوئی وحشی جانور بیرونِ حرم کا اس کے ہاتھ میں تھا اسے لیے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً اسے آزاد کرے مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر[2] بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار ہرگز انہیں نہ اڑائے نہ ڈرائے نہ کوئی ایذا پہنچائے بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکے میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان کی ریس نہ کرے۔ مگر بُرا بھی نہ کہے کیونکہ وہاں کے جانوروں کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا۔

---

[1] چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، بڑ، کھٹمل، مچھر، پسو وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کا قتل حرم میں بھی جائز ہے اور احرام میں بھی

[2] کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غارِ ثور میں انڈے دیئے تھے اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے صلے میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ

جب ذی طوٰیؔ پر پہنچے تو اگر اب تک سواری پر ہے تو اب سواری سے اتر جائے اور دخول مکہ مکرمہ کے لیے غسل کرے یہ غسل نظافت کے واسطے ہے حتیٰ کہ حائضہ اور نفاس والی عورت بھی غسل کرے، اگر غسل دشوار ہو تو صرف وضو کر لے۔ مکہ مکرمہ میں شب و روز میں جس وقت جی چاہے داخل ہو سکتا ہے لیکن اچھا یہ ہے کہ رات کو داخل نہ ہو چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ آتے تو رات ذی طوٰی میں بسر فرماتے اور دن میں غسل کر کے شہر مکہ میں داخل ہوتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے (ف) مسجد حرام جانے سے پہلے اسی راستہ پر جنۃ المعلیٰ کے مدفونین کے لیے سورہ فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد عاجزانہ صورت بنائے ہوئے شوق ذوق کو لیے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ ثنیہ کداءؔ کی طرف سے شہر کی جانب روانہ ہو اگر اپنے راستہ میں یہ جگہ نہ پڑتی ہو تب بھی پھر کر اسی راہ سے داخل ہونا مستحب ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ سے داخل ہوتے تھے باوجود کہ یہ جگہ آپ کے راستہ میں نہ تھی۔ نیز بیت اللہ کا دروازہ بھی اسی جانب ہے اور بیت اللہ کا دروازہ بمنزلہ چہرہ کے ہے اور کسی بزرگ اور مقتدر کی زیارت چہرہ کی جانب سے کی جاتی ہے نہ کہ پشت کی جانب سے جب مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آئیں تو یہ دعا پڑھے اور درود شریف کی کثرت کرے۔

لے مکہ مکرمہ کے قریب تنعیم کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو وادیٔ زاہر اور ثنیہ کداء کے درمیان ہے اور اب یہ مقام شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ ۱۲

ےہ یہ جنت المعلیٰ کی جانب ایک اونچی گھاٹی ہے۔ جنت المعلیٰ کے وسط سے یہ راستہ گزرتا ہے اور پھر سوق المعلات سے گزر کر باب السلام پر پہنچ جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

جب قبرستان[1] پہنچے تو فاتحہ پڑھے اور کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

جب مدعا پر پہنچے تب بھی یہی دعا مانگے اور تمام راستہ تلبیہ کہتا ہوا اور حمد وثنا پڑھتا ہوا اور توبہ استغفار کرتا ہوا عاجزی انکساری کے ساتھ جگہ کی عظمت وبزرگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حرم کی جانب رواں۔ اگر سامان ہو تو اسے اطمینان وتسلی کی جگہ پر ٹھکانے لگا کر مسجد حرام میں داخل ہوں چونکہ مدعیٰ ایک اہم جگہ ہے۔ اسی لیے اس کا تعارف ضروری ہے یاد رہے کہ مدعیٰ سوق المعلات میں ایک بلند جگہ ہے جس کی شناخت کے لیے نشان بنا دیا گیا ہے۔ پہلے اس جگہ سے بیت اللہ نظر آتا تھا۔ اور سلف صالحین اس جگہ دعا مانگتے تھے اب مکانات کی وجہ سے بیت اللہ نظر نہیں آتا لیکن سلف کے اتباع میں دعا مانگنا مستحسن ہے کیونکہ یہ عظیم قبول واجابت کا وقت ہے۔ [illegible] دل سے اپنے اور تمام عزیزاں اور مسلمانوں کی مغفرت کی دعا مانگے۔

پھر درود شریف پڑھیں یوں ہی خدا اور رسول اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے فلاح دارین کرتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور اس آستانہ پاک کو بوسہ دے کر داہنا پاؤں پہلے رکھ کر داخل ہو اور کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

---

[1] یعنی جنۃ المعلیٰ جو مکہ مکرمہ کا گورستان ہے ۱۲

یہ دُعا خوب یاد رکھے جب کبھی الحرام شریف خواہ کسی مسجد میں داخل ہو اس طرح جائے یہ یہی پڑھیے اور جب کسی مسجد سے باہر آئے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے۔ اور یہی دعا پڑھے مگر اخیر میں رحمتک کی جگہ فضلک کہے اور یہ الفاظ اور بڑھائے وَسَهِّلْ لِی اَبْوَابَ رِزْقِكَ اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں باب السلام میں دریاں پاؤں رکھتے وقت یہ دعا پڑھ سکتے ہیں:

عُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

جب بیت اللہ نظر پڑے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ[1]

اس کے علاوہ اپنے لیے دُعا مغفرت مانگے اور جس قدر اور جو چاہے دعا کریں کیونکہ یہ بھی اجابت دعا کا وقت ہے

طواف: مسجد الحرام میں داخل ہونے پر اگر جماعت قائم یا نماز فرض خواہ وتر یا سنت موکدہ کے فوت ہونے کے خوف نہ ہو تو سب کاموں سے پہلے متوجہ طواف ہو۔

---

[1] اس کے بعد اپنا نام لیں اویسی غفرلہ

(نقشۂ کعبہ معظمہ)
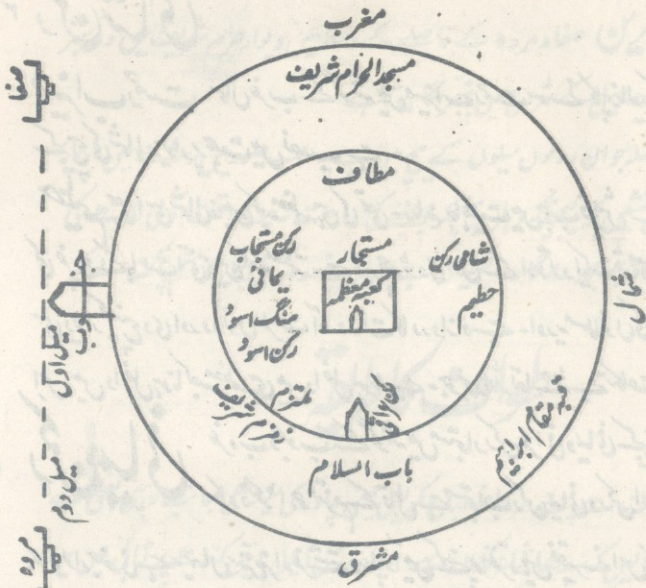
اوپر والا نقشہ دیکھئے جو بات کہی جائے خوب ذہن میں آئیگی انشاءاللہ مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف ہے۔

مطاف ہے ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگِ مرمر بچھا ہے اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد الحرام اسی قدر تھی اس کی حد پر باب السلام شرقی قدیم دروازے پر واقع ہے۔ رکن مکان کا گوشہ جہاں اس کی دو دیواریں ملتی ہیں جسے زاویہ کہتے ہیں کعبہ معظمہ کے چار رکن ہیں۔

رکن اسود جنوب مشرق کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رکن عراقی مشرق و شمال کے گوشہ میں دروازہ کعبہ انہیں دو رکنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

ملتزم اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ معظمہ تک ہے۔

۳ رکن شامی

میزاب رحمت شمال غرب کے گوشہ میں میزاب رحمت سونے کا پرنالہ رکن شامی و عراقی کے بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم بھی اسی شمالی زمین کعبہ معظمہ ہی کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ از سر نو بنایا۔ کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی اس کے ارد گرد ایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے۔ اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے۔ جو بحمد اللہ تعالےٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے

۴ رکن یمانی

غروب و جنوب کے گوشہ میں مستجار رکن عراقی و یمانی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے قابل ہے مستجاب رکن یمانی و رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے۔ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے پر مقرر ہیں۔ فقیر نے اس کا نام مستجاب رکھا۔

مقام ابراہیم کعبہ معظمہ کے دروازہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ بنایا تھا ان کے قدم پاک کا اس پر نشان ہو گیا۔[۱] جو اب تک موجود ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آیتٌ بیّنٰتٌ اللہ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔ زمزم شریف اس سے جنوب کو مسجد شریف میں واقع ہے۔ لیکن اب اسے زمین دوز کر دیا گیا ہے

باب الصفا مسجد شریف کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہ صفا ہے صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی ہے اب وہاں قبلہ رخ ایک دالان سا بنا دیا ہے۔ اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔ مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی قبلہ رُخ دالان بنا ہے اور سیڑھیاں صفا سے مروہ تک جو فاصلہ ہے اب یہاں بازار ہے۔ صفا سے چلتے ہوئے داہنے ہاتھ کو سڑک دکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔

---

[۱] ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پاک کے نشان میں بے قدرے بے ادب لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ معجزہ ابراہیمی ہزاروں برس سے محفوظ ہے اس سے بھی انکار کر دیں۔

میلین اخضرین صفا و مروہ کے فاصلے کے وسط میں دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔
مسعیٰ وہ فاصلہ جو ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے یہ سب صورتیں رسالے میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو ناواقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھے گا وہ انکھیارہ ہے اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

طواف کا طریقہ

۱۔ شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کریں یعنی چادر کی سیدھی جانب دہنی بغل کے نیچے سے نکالیں کہ سیدھا شانہ کھلا رہے۔ اور دونوں آنچل بائیں کندھے پر ڈال لیں۔
۲ اب رو بہ کعبہ حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑے ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہیں۔ پھر طواف کی نیت کریں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ دل میں طواف کی نیت فرض ہے اور زبان سے الفاظ مذکورہ کہنا مستحب ہے۔
۳ اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کرکے اپنی داہنی سمت چلیں جب سنگ اسود کے مقابل ہوں کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں۔
بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔
۴ میسر ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ تین بار ایسا کرو یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا ہے یہ بے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ اس تک پہنچے اگر ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو اوروں کو ایذا نہ دیں۔ بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے سنگ اسود مبارک چھو کر اسے چوم لیں یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ

کر کے انہیں بوسہ دے لیں ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ رکھنے کی جگہ پر

نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے ۔

ذیل کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ اِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

الٰہی تجھ پر ایمان لاکر اور تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو یہ طواف کرتا ہوں ۔

کہتے ہوئے در کعبہ کی طرف بڑھو جب حجر اسود کے سامنے سے گذر جاؤ سیدھے ہوئے

خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پرے کر یوں چلیں کہ کسی کو ایذا نہ دو ۔

رمل کا طریقہ

جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھیں شانے ہلاتے ہوئے جیسے قومی بہادر لوگ چلتے ہیں نہ کودیں

نہ دوڑیں جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا غیر کی ایذا ہو اتنی دیر رمل ترک کر دیں

طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے ۔ مگر نہ اتنے کہ پشتہ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے ۔

اور نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دوری بہتر ہے جب ملتزم پھر رکن عراقی

پھر میزاب الرحمتہ پھر رکن شامی کے سامنے آئیں تو یہ سب دعا کے مواقع ہیں ان کے لیے

خاص خاص دعائیں کہ جو سب کا یاد کرنا دشوار ہے ۔ اس سے وہ اختیار کرو جو محمد رسول

اللہ کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے ۔ یعنی یہاں اور تمام مواقع میں

اپنے لیے دعا کے بدلے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں ۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ اِذًا يُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ ۔ ایسا کرے گا

تو اللہ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا ۔

طواف میں دعا یا درود کے لیے کہیں رکو نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو دعا درود چلا چلا کر نہ پڑھو

جس طرح مطوف پڑھاتے ہیں ۔ بلکہ آہستہ اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے ۔ جب

رکن یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے سے تبرکاً چھوؤ نہ صرف بائیں سے اور

چاہو تو اسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے ۔ تو یہاں لکڑی سے چھونا اور اشارہ کر کے ہاتھ

چومنا نہیں جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے

وہی دعائے جامع پڑھیئے یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر و ذلیل کی نیت سے صرف کافی ہے - اب جو دوبارہ حجر تک آئے یہ ایک پھیرا ہوا یونہی سات پھیرے کرو مگر باقی پھیروں میں وہ نیت کرنا نہیں کہ نیّت تو ابتدا میں ہو چکی اور رمل صرف پہلے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بلا حرکت معمولی چال سے چلو - جب ساتوں پھیرے ہو جائیں آخر میں پھر حجر کو بوسہ دو یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کو برتو - بعد طواف مقام ابراہیم میں آکر آیہ کریمہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پڑھ کر دو رکعت طواف کہ واجب ہیں قُلْ یا اور قُلْ هُوَ اللّٰه سے پڑھو اگر وقت کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ وقت نکل جانے پر بعد کو پڑھو - یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگو یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

الٰہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخش دے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں - وہ ایمان جو میرے دل سے پیوست ہو جائے اور سچّا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان -

حدیث میں ہے اللہ جل وعلا فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا غم دور کروں گا محتاجی اس سے نکال لوں گا ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا - دنیا ناچار و لاچار اس کے پاس آئیگی گو وہ اسے نہ چاہے - پھر ملتزم پر جاؤ اور قریب حجر اس

سے لپٹو اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسارہ کبھی بایاں رخسارہ اس پر رکھو اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلاؤ یا داہنا ہاتھ دروازے اور بایاں سنگِ اسود کی طرف اور یہاں کی دعا یہ ہے۔

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ ۔

اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

حدیث میں فرمایا۔ میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں پھر زم زم کعبہ کو منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے پیو ہر بار بسم اللہ سے شروع اور الحمد للہ پر ختم باقی بدن پر ڈال لو۔ اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لیے ہے۔ یہاں وہی دعائے جامع پڑھو اور حاضری مکہ معظمہ تک پیتا تو بار ہا نصیب ہو گا قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو۔ کبھی عذابِ قبر سے محفوظی کو۔ کبھی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھنے کو۔ کبھی وسعت رزق۔ کبھی شفائے امراض۔ کبھی حصولِ علم وغیرہ!! خاص خاص مرادوں کے لیے پیو۔ وہاں جب پیو خوب پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے کہ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ چاہ زمزم کے اندر بھی نظر کرو۔ کہ بحکمِ حدیث دافع نفاق ہے اب چاہ زمزم کو چھپا لیا گیا ہے۔ کارکنانِ حرم سے علیک سلیک ہو تو اس پر عمل ہو سکتا ہے۔ ورنہ مشکل ہے۔

دعائیں

چونکہ حج اور زیارت گنبد خضرا کی دعاؤں کو ہم نے ایک علیحدہ مستقل رسالہ لکھا ہے اسی لیے حاجی صاحبان دعاؤں کے لیے وہی رسالہ ساتھ رکھیں اور چند مخصوص دعائیں مخصوص مقامات کے لیے مندرجہ ذیل ہیں۔

ملتزم شریف کی دعا طواف میں حطیم کے باہر سے چلنا چاہیئے ورنہ طواف ادا نہ ہو گا۔ جب طواف کرتے ہوئے ملتزم پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

دروازہ کعبہ کی دعا دروازہ کے بالمقابل پہنچیں تو یہ دعا پڑھتے ہیں

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَ
هٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ۝ اَللّٰهُمَّ
قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

رکن عراقی اور جب رکن عراقی کے سامنے پہنچے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ
سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

میزاب رحمت میزاب رحمت کے سامنے پہنچیں تو یہ دعا پڑھتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا
وَجْهُكَ وَاَسْقِنِيْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا اَظْمَاُ
بَعْدَهَا اَبَدًا۔

رکن شامی اور جب رکن شامی کے پاس پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

رکن یمانی جب رکن یمانی پر پہنچے جو جنوب کی طرف کا کونا ہے۔ تو اس کا بھی استلام کرے۔
رکن یمانی کا استلام یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اس کو لگاؤ اور بوسہ دینا ماتھا لگانا اشارہ کرنا
یہاں نہیں چاہیے اور نہ سینہ رکن یمانی کی طرف پھیرنا چاہیئے سوائے حجر اسود اور رکن یمانی

کے کسی دوسرے کونے یا دیوار کا استلام مکروہ ہے۔

اور حجر اسود کے درمیان پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

صفا مروہ دوڑنا جب طواف کعبہ سے فراغت ہو تو اب اگر کوئی عذر تکان وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام لے کر صفا مروہ میں سعی کے لیے پھر حجرِ اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف منہ کر کے فوراً باب صفا سے جانب صفا روانہ ہو دروازے سے پہلے بایاں پاؤں نکالو اور داہنا پہلے جوتے میں ڈالو اور یہ ادب ہر مسجد سے باہر آتے ہمیشہ ملحوظ رکھو۔

ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے۔ اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی سے حاصل ہے۔ پھر رخ بہ کعبہ ہو کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پہلے شانوں تک اٹھاؤ اور دیر تک تسبیح و تہلیل و درود و دعا کرو کہ محل اجابت ہے۔ یہاں بھی دعائے جامع پڑھو۔ پھر اتر کر ذکر و درود میں مشغول مروہ کو چلو۔

جب پہلا میل آئے مرد دوڑنا شروع کر دیں (مگر نہ حد سے زائد نہ کسی کو ایذا دیں) یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائیں اس درمیان میں سب دعا یہ کوشش تمام کرو یہاں کی دعا یہ ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ۔	اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما تو ہی سب سے زیادہ عزت والا اور سب سے زیادہ کرم والا۔

دو میل سے نکل کر پھر آہستہ ہو لو یہاں تک کہ مروہ پر پہنچو یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھتے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر صعود مل جاتا ہے یہاں اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا۔ مگر رو بہ کعبہ ہو کر جیسا صفا پر کیا تھا کرو یہ ایک پھیرا ہوا۔ پھر صفا کو جاؤ پھر آؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو۔ ہر پھیرے میں اسی طرح کریں اس کا نام سعی ہے۔ قران و تمتع والے کے لیے بھی یہی عمرہ ہو گیا۔ اور افراد والے کیلئے یہ طواف قدوم ہوا یعنی حاضری دربار حق تعالیٰ کا مجرا۔

تنبیہات

۱۔ قارن یعنی جس نے قران کیا ہے۔ اس کے بعد طواف قدوم کی نیت سے ایک طواف وسعی اور بجا لائے۔

۲۔ قارن اور مفرد جس نے افراد کیا تھا۔ لبیک کہتے ہوئے احرام کے ساتھ مکہ میں ٹھہریں۔ ان کی لبیک دسویں تاریخ رمی جمرہ کے وقت ختم ہوگی۔ جبھی احرام سے نکلیں گے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے مگر متمتع جس نے تمتع کیا تھا۔ وہ اور معتمر یعنی نرا عمرہ کرنے والا شروع طواف کعبہ معظمہ سے سنگ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف وسعی مذکور کے بعد حلق کریں یعنی مرد سارا سر منڈوا دیں یا تقصیر یعنی مرد و عورت بال کترائیں اور احرام سے باہر آئیں پھر متمتع چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے۔ اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں کی قیدیں نہ نبھیں گی۔

۳۔ طواف قدوم اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا مروہ میں سعی ضرور نہیں مگر اب نہ کرے گا۔ تو طواف الزیارۃ میں کہ حج کا طواف فرض ہے جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے۔ سب کام کرنے ہونگے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے۔ عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا نہ ہو سکے اور اس وقت ہو چکا تو اس طواف میں ان کی حاجت نہ ہوگی لہذا ان کو مطلقاً داخل ترکیب کر دیا۔

۴۔ مفرد و قارن تو حج کی رمل وسعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو لیے مگر متمتع نے جو طواف وسعی کیے وہ عمرہ کے تھے۔ حج کے رمل وسعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طواف قدوم ہے۔ نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پا لے۔ لہذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے گا اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل وسعی کر کے اب اسے طواف الزیارۃ میں ان کی حاجت نہ ہوگی۔

۵ - اب یہ سب حجاج (قارن، متمتع مفرد کوئی ہو) کہ منیٰ میں جانے کے لیے مکہ معظمہ میں اٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں - ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بے اضطباع و رمل وسعی کرتے رہیں باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ میں دو رکعت پڑھیں -

منیٰ سے واپسی پر جب کبھی رات میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تین بار کہیں اور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں دعا کریں کہ وقت قبول ہے

۶ - طواف اگرچہ نفل ہو - اس میں یہ باتیں حرام ہیں - بے وضو طواف کرنا کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا - بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا کعبہ کو داہنے ہاتھ پرے کر الٹا طواف کرنا - طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا سات پھیروں سے کم کرنا - یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں - فضول بات کرنا بیچنا، خریدنا، حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا، ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا، ناپاک کپڑے میں طواف کرنا - رمل یا اضطباع یا بوسہ سنگ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا - طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے - باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہا تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے - باقی جہاں سے چھوڑا تھا آکر پورا کرے یوں ہی پیشاب یا خانے کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے پورا کرے ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے خطبہ امام کے وقت طواف کرنا - جماعت فرض کے

وقت طواف کرنا - ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا تو باقی جماعتوں کے وقت، طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گذر سکتا ہے - کہ طواف بھی مثلِ نماز ہی ہے - طواف میں کچھ کھانا - پیشاب، پاخانے یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا -

مُباحات طواف و سعی

(۱) سلام کرنا (۲) جواب دینا (۳) حاجت کے لیے کلام کرنا (۴) فتوے پوچھنا (۵) فتوے دینا (۶) پانی پینا (۷) حمد، نعت و منقبت کے اشعار آہستہ آہستہ پڑھنا (۸) اور سعی میں کھانا کھا سکتا ہے -

(ف) طواف کی طرح سعی بھی بلا ضرورت سوار ہو کر یا بیٹھ کر گناہ ہے -

مکروہات سعی

بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا - مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے - یوں ہی شرکتِ جنازہ - یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کو اگرچہ سعی میں ضروری نہیں خرید و فروخت - فضول کلام - صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا - مروہ کا مسعیٰ بلا عذر دوڑنا - طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا ستر عورت نہ ہونا - پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ مسئلہ بے وضو بھی سعی میں کوئی حرج نہیں - ہاں باوضو مستحب ہے -

طواف و سعی کے سب مسائل مذکورہ میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر اضطباع، رمل، سعی میں دوڑنا ان کے لیے نہیں مزاحمت کے ساتھ بوسہ سنگِ اسود یا مس رکن یمانی یا قرب کعبہ یا زمزم کے اندر نظر یا خود پانی بھرنے کی کوشش نہ کریں یہ باتیں یوں مل سکیں - کہ نہ محرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر ورنہ الگ تھلگ رہنا اس کے لیے سب سے بہتر ہے -

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

سات ذوالحج مسجد احرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا اِسے سنو -

آٹھ ذوالحج یوم الترویہ یعنی کہ آٹھویں تاریخ کا نام ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفلی طواف میں رمل و سعی کرے - اسی دن جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو اور ہو سکے تو پیادہ کہ جب تک کہ مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات نیکیاں لکھی

جائیں گی ۔ سو ہزار کا لاکھ، سو لاکھ کا کروڑ، سو کروڑ کا ارب، سو ارب کا کھرب یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں امت پر بے شمار ہیں ۔ راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کی جائے ۔
جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا کیجئے ۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ ط

الٰہی یہ منیٰ ہے تو مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے دوستوں پر کیے ۔

آٹھویں ذوالحج کی ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں مسجد خیف میں پڑھیں

نویں ذوالحج آج کل بعض مطوفین نے یہ نکالی ہے ۔ کہ آٹھویں کو منیٰ نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں ۔ ان کی نہ مانیں اور اس سنتِ عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑیں قافلے کے اصرار سے اِن کو بھی مجبور ہونا پڑے گا ۔ ہو سکے تو اپنی قیام گاہ مسجدِ خیف کے قرب میں اختیار کیجئے ۔

(ف) شب عرفہ یعنی نانویں کی رات منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح آرام کیجئے ۔ آرام کے دن بہت پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشاء و صبح تو جماعتِ اولیٰ سے پڑھیں کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور با وضو سوئیں کہ روح عرش تک بلند ہو گی اگر مسجد خیف میں نہ جا سکیں تو اپنی قیام گاہ میں نماز با جماعت کا اہتمام کریں نانویں کی نماز صبح مستحب وقت میں پڑھ کر لبیک و ذکر درود میں مشغول رہو ۔ یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر چمکے اب عرفات کو چلو ۔ دل کو خیال غیر سے پاک کرنے میں کوشش کرو ۔ کہ آج وہ دن ہے کہ بعض کا حج قبول ہو گا اور بعض کو ان کے صدقے میں بخشدیں گے ۔ بدبخت ہے جو آج محروم رہے ۔ وسوسے آئیں تو ان سے لڑائی نہ کریں یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ لڑائی باندھی ۔ جب بھی تم اور خیال میں پڑے بلکہ ان کی طرف دھیان ہی نہ کرو ۔ یہ سمجھ لو کہ کوئی اور وجود ہے ۔ جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے ۔ یوں انشاءاللہ تعالیٰ وہ مردود ناکام واپس جائے گا ۔ آج نانویں کو جب روانگی ہو تو مسجد خیف کے متصل جبل ضب سے عرفات کی طرف جاؤ راستے بھر ذکر و درود میں بسر کرو ۔ بے ضرورت بات نہ کرو ۔ لبیک کی بے شمار بار کثرت کرتے چلو ۔

عرفات میں قیام

۱ - جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ انشاءاللہ تعالیٰ وقتِ قبول ہے -

۲ - عرفات میں اس کوہِ مبارک کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام یعنی سڑکوں سے بچ کر اترو جبل رحمت پر چڑھنا جیسا کہ عوام کرتے ہیں فضول ہے -

۳ - آج کے ہجوم میں کہ لاکھوں آدمی ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں - اپنے ڈیرے سے جاکر واپسی میں اس کا ملنا دشوار ہوتا ہے اس لیے پہچان کر نشان اس پر قائم کرو کہ دور سے نظر آئے - مستورات ساتھ ہوں تو ان کے برقع پر بھی کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگا دو کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل میں تشویش نہ رہے - بلکہ قافلہ کی ضرور بنالو اور قافلہ کا خاص جھنڈا ایک آدمی کے سپرد کریں تاکہ تمام قافلہ والے اسی جھنڈا کو دیکھ کر چلیں دوپہر تک زیادہ وقت اللہ کی حضور زاری اور بلا اخلاص نیت حسب استطاعت تصدیق وخیرات وذکر ولبیک و درود ودعا واستغفار وکلمۂ توحید میں مشغول رہو -

وقوف عرفات کے افعال

عرفات میں وقوف ہی حج ہے - لہٰذا اس کے وقوف کے ہدایات پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ ہو -

۱ - دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ دیگر ضروریات سے فارغ ہوں کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے - آج کے دن کھانا نہ کھائیں تو بہتر ہے ورنہ بہت تھوڑا تاکہ ضعف نہ ہو - یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت اور سستی کا باعث ہے تین روٹی کو بھوک والا ایک ہی کھائے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے - اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو دارین کی نعمتوں کا اختیار بخشا ہے -

۲ - جب دوپہر قریب آئے نہاؤ یہ سنت مؤکدہ ہے - غسل نہ ہو سکے تو صرف وضو کافی ہے -

۳ - دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جاؤ سنتیں پڑھ کر

خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہو گی معاً جماعت سے عصر پڑھو۔ بیچ میں سلام وکلام تو کیا معنی سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں یہ ظہر وعصر ملا کر پڑھنا جبھی جائز ہے۔ کہ نماز یا تو سلطان خود پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہو کر آتا ہے۔ جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اِسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہ ہو گا اور جس حکمت کے لیے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے۔ یعنی غروب آفتاب تک دُعا کے لیے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔ لیکن آجکل مجبوری اور شرعی عذر ہے۔ اسی لیے بجائے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے اپنے خیمہ میں تنہا یا جماعت کرائے۔ تو دونوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھے۔

انتباہ حج وزیارت گنبد خضرا تک جملہ مقامات پر نجدی امام ہیں۔ قطع نظر ان کے عقائد وہ حنبلی مذہب کی پیروی کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی لیے عرفات میں اس کے پیچھے نماز نہ ہو گی کیونکہ وہاں مقیم امام نماز پڑھاتا ہے۔ اور قصر کرتا ہے۔ ایسی صورت میں حنفیوں کو اس کی اقتدار کرنی جائز نہیں اپنے اپنے وقت میں ظہر وعصر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور یہاں ظہر وعصر کو جمع کرنے میں چند شرائط ہیں۔ (۱) عرفات (۲) نویں ذالحجہ (۳) امام یا نائب امام (۴) دونو نمازوں میں احرام کا ہونا (۵) ظہر کا عصر پر مقدم ہونا۔ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو دونوں نمازوں کا جمع کرنا جائز نہ ہو گا۔ اگر کسی وجہ سے مسجد میں نہ جا سکے تو اپنی قیام گاہ پر ظہر وعصر اپنے اپنے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرے اور جمع نہ کرے ایسی صورت میں عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہ ہو گا۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ پر جائے وہاں جبلِ رحمت کے قریب امام خطبہ پڑھے گا اس کو خشوع وخضوع عاجزی اور انکساری کے ساتھ قبلہ رخ کھڑے ہو کر سنے اور مسکین ومحتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر خوب دعا مانگے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بار بار پڑھتا رہے۔ اور جو دعائیں بھی یاد ہوں حفظ یا کتاب میں سے دیکھ کر شام تک پڑھتا رہے۔ کہ ایسا مبارک وقت اور ایسا مبارک دن بار بار نصیب نہیں ہوتا اس دن کو

بھی اگر غفلت اور لاپرواہی سے فضول کاموں اور فضول باتوں میں گذار دیا تو بڑے خسارے میں رہا۔ بلکہ دل و دماغ اور تمام اعضا کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے۔ اس کی عظمت شان اور کبریائی اور جلال کو سوچنے اور اپنے گناہ اور سیاہ کاریوں کو یاد کر کے خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ اور توبہ واستغفار کثرت سے کرے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالے۔ اور اپنی سنگ دلی اور غفلت پر افسوس اور ندامت کرتا رہے۔ غرض اس مبارک وقت کو درود واستغفار اور کلمۂ سوم پڑھتے ہوئے گذارے اپنے اور اپنے اعزا و احباب کے لیے دعائے مغفرت مانگے اور درمیان میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تلبیہ بھی پڑھتا رہے۔ فقیر کے نزدیک آج کے دن درود شریف بہتر مشغلہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے۔ کہ امام تو نماز میں ہے۔ یا نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے پینے حقے چائے اڑانے میں ہیں۔ انہیں اتنا بھی خیال نہیں آتا کہ اتنا پر کٹھن سفر کیا اور زر کثیر خرچ کی اور ملک و مال اور آل واولاد اور گھر بار اور کاروبار چھوڑ کر تو کس لیے۔ کیا یہی کھانا پینا اور گپ شپ اور حقہ نوشی وغیرہ پھر میسّر نہیں آئے گا۔

بہر حال آج ۹ ذوالحج میں عرفات کے میدان میں وقوف ٹھہرنے کا نام حج ہے۔ اور حج کا یہی پہلا فرض ہے اور اس کا وقت آج ۹ ذوالحج کے زوال کے بعد سے لے کر ۱۰ ذوالحج کی طلوع فجر تک ہے۔ اندرین وقت تھوڑی دیر کے لیے بھی صحیح ہو جائے گا۔ ورنہ حج نہ ہو گا۔

ایسے ہی اگر عرفات کے میدان کے علاوہ کسی دوسری جگہ ٹھہر گیا تو بھی حج نہ ہو گا اور میدان عرفات کے لیے حکومت نے علامات و نشانات لگوا دیئے ہیں لیکن افسوس کہ آج کل مطوفین (معلمین) حدود عرفات سے باہر خیمہ جات لگوا دیتے ہیں اور وہیں پر حجاج کو بٹھائے رکھتے ہیں اور پھر انہیں موقف عرفات یعنی اس مجمع سے روکتے ہیں۔ جہاں تمام لوگ اکٹھے ہو کر امام کے ساتھ دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ انہیں طرح طرح کے ڈر سناتے ہیں حجاج کو چاہیئے ان کی ایک

نہ سنیں کیونکہ یہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے۔ ہاں عورت اور کمزور مرد وہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں۔ بطن عرنہ[1] کے سوا سارا میدان موقف ہے اور یہ بھی تصور یہی کریں۔ کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اس مجمع سے اپنے آپ کو الگ نہ سمجھیں اس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیاء اور انبیاء بعد الیاس و خضر علیہم الصلاۃ والسلام موجود ہیں تصور کریں کہ انوار برکات جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے۔ تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں

عرفات میں ٹھہرنے کا طریقہ

افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے رو بقبلہ پسِ پشت امام کھڑا ہو جب کہ ان فضائل کے حصول میں وقت یا کسی کی اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف[2] کریں امام کی داہنی جانب بائیں اور بائیں روبرو سے افضل ہے۔ بعض جاہل یہ حرکت کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں کھڑے رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچو اور ان کی طرف بھی برا خیال نہ کرو۔ یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری و گریہ وزاری کا ہے۔ غرضیکہ کوئی کہیں ہو۔ سب ہمہ تن صدقِ دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور میدانِ قیامت میں حساب اعمال کے لیے اس کے حضور حاضری کا تصور کرو۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کیے گردن جھکائے دستِ دعا آسمان کی طرف سر سے اونچے پھیلاؤ یہاں پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ جب تھک جائے ہاتھ چھوڑ کر دعا مانگ سکتا ہے۔ تکبیر، تہلیل، تسبیح، لبیک، حمد و ذکر، دعا، توبہ استغفار میں ڈوب جاؤ کوشش کرو کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے۔ کہ دلیل اجابت و سعادت

---

[1] بطن عرنہ عرفات میں ایک نالہ ہے جس پر حکومت نے علامات قائم کیے ہیں اس نالہ میں ہرگز نہ ٹھہریں ورنہ حج نہ ہوگا۔

[2] یعنی عرفات میں ذکر و دعا کے لیے کھڑا ہونا ۱۲۔

ہے ورنہ رونے کا سامنہ بناؤ۔ کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی اثنائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرو۔ آج کے دن دعائیں بہت مقبول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے چند بار اسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود و ذکر تلاوتِ قرآن میں گزارو کہ بوعدۂ حدیث دعا والوں سے زیادہ پاؤگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے توسل کرو اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرزو اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے۔ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں لہذا ان شفیعوں کا دامن لیے اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگو۔ اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے دل کانپا جاتا ہے اور کبھی اس کی رحمت عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہوا جاتا ہے اور یونہی تضرع و زاری میں رہو۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آجائے اس سے پہلے کوچ منع ہے۔ بعض جلد بازی سے ہی چل دیتے ہیں۔ بعض کو معلمین مجبور کرتے ہیں ہرگز ان کا ساتھ نہ دو غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو عصر ظہر سے ملا کر پڑھنے کا حکم کیوں ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الٰہی کس وقت توجہ فرمائے اگر تمہارے چل دینے کے بعد اتری تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے۔ جب تو پورا جرم ہے۔ اور جرمانے میں قربانی دینی آئے گی۔ بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے یہ ایک دو کے لیے ٹھیک ہے اور جب قافلہ کا قافلہ ٹھہرو ہے گے تو انشاءاللہ کچھ اندیشہ نہیں اور پھر معلم بھی مجبور ہو جائے گا۔ ایک اذب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے۔ کہ اللہ تعلیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو گیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا تھا اب کوشش کرو کہ آئندہ گناہ نہ ہوں۔ اور داغ اللہ تعلیٰ نے محض رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

مکروہات وقوف عرفات

۱۔ غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدودِ عرفات سے

باہر نہ ہو جائے ورنہ حرام ہے۔

۲۔ نماز ظہر و عصر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر۔

۳۔ اس وقت سے غروب تک کھانے پینے و دیگر کسی کام میں مشغول ہونا۔

۴۔ دنیوی بات کرنا۔

۵۔ غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں تاخیر۔

۶۔ مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔

تنبیہ موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور اجتناب کریں ہاں مجبوری ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ یہاں کی چند مخصوص دعائیں ہیں جنھیں ہم نے رسالہ "بہارِ زیارت گنبدِ خضرا کی دعائیں و آداب" میں ذکر کی ہیں۔ ویسے عربی کے علاوہ ہر بولی میں جس طرح چاہے دعا مانگ سکتا ہے۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلو اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے اگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کریں۔ راستے بھر ذکر درود و دعا و لبیک وزاری و بکا میں مصروف رہیئے۔ وہاں چلو جہاں راستے میں گنجائش پاؤ اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو جب مزدلفہ نظر آئے بشرطِ قدرت پیادہ ہو لینا بہتر ہے مزدلفہ عرفات کے میدان سے مغرب کو تین میل اور منیٰ سے مشرق کو تین میل پر ہے۔ اور اس کے اندر داخل ہونے سے پہلے نہا کر داخل ہونا افضل ہے اگر موقعہ نہ ملے تو کوئی حرج نہیں۔ مزدلفہ میں حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستے سے بچ کر اترو ورنہ جہاں جگہ ملے۔

دسویں ذوالحج کی شب

غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی۔ مغرب کا وقت نکل جائے گا۔ اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب و عشاء پڑھو اور اگر وقت باقی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز

نہ پڑھو نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اگر پڑھ لوگے عشاء کے وقت پھر پڑھنی پڑے گی۔ یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشاء بہ نیت ادا نہ بہ نیت قضا حتی الامکان امام کے ساتھ اس کا سلام ہوتے ہی معاً عشاء کی جماعت ہوگی۔ عشاء کے فرض پڑھو اس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ نماز نہ مل سکے تو اپنی جماعت کر لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

باقی رات ذکر لبیک درود و دعا میں گزارنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ افضل جگہ اور افضل رات ہے زندگی ہو تو اور سونے کی بہت سی راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے۔

(ف) مزدلفہ کی شب یعنی ذوالحج کی دسویں کی رات کو جاگنا مستحب اور بعض کے نزدیک یہ رات شب قدر سے افضل ہے۔ اگر جاگنا مشکل ہو تو باوضو ہو کر سوئیں اور فضول باتوں سے بچیں اور صبح کو جلدی اٹھو تاکہ ضروریات سے فراغت پا کر صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں یہاں تک کہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو۔ کیونکہ عشاء و صبح جماعت سے پڑھنے والا پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے اور یہ نماز صبح اندھیرے میں پڑھی جائیگی۔

دسویں ذوالحج کا دن

حاجی تیار ہو اب دربارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا کرم کے دروازے کھلے ہیں۔ کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے۔ یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے آج عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ کیونکہ اس میں حج کے بہت سے فرائض و واجبات ادا کرنے میں اسی لیے حاجیوں کو عید معاف ہے۔ مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اسکے دامن میں اور نہ ہو سکے تو وادیٔ محسر کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہیں ملحوظ رکھو۔ یہ وقوف واجب ہے جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت رہ جائے۔ تو امام کے ساتھ منیٰ کو چلو۔ اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں

بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھو کر اپنے ساتھ لے جائیں خبردار کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بنائیں اگر کسی اور جگہ سے کنکریاں اٹھالیں تو جائز ہے لیکن جمرات[1] کے پاس سے کنکریاں نہ اٹھائیں اس لیے کہ یہ مردود ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا حج قبول ہوتا ہے اس کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں۔ اور جو کنکریاں جمرہ کے پاس پڑی رہ جاتی ہیں وہ غیر مقبول حج کی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی ان کو اٹھا کر رمی کرے تو بکراہت جائز ہے۔

جب وادیٔ محسّر[2] پہنچو بہت تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ۔ کسی کو ایذا نہ دو یہ منیٰ مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے۔ دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ آتا ہے۔ اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب الفیل آکر ٹھہرے اور ان پر عذاب ابابیل اترا تھا۔ اس سے جلد گزرنا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہیئے۔ آج کل کی حکومت نے اس کے شروع میں تختہ لگا دیا ہے

راستے بھر بدستور ذکر و دعا و درود بکثرت لبیک میں مشغول رہو۔ اور اس عرصہ میں یہ دعا کرتے جاؤ۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ط	الٰہی اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔

---

[1] جمرات کنکریاں مارنے کی جگہ کو کہتے ہیں جنھیں عرف میں شیطان کہا جاتا ہے۔

[2] وادیٔ محسر مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ہے جس کا طول پانچ سو پینتالیس گز ہے اس جگہ اصحاب الفیل نے قیام کیا تھا۔ اس لیے یہاں ٹھہرنا منع ہے

(ف) منیٰ اور مکہ مکرمہ کا درمیان میں تین چھوٹے چھوٹے ستون بنے ہوئے ہیں انہیں جمرات کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرہ اولیٰ کہلاتا ہے۔ اور بیچ کا جمرہ وسطی اور اخیر کا مکہ معظمہ کے قریب ہے جمرۃ العقبہ ان کے بالمقابل تختے لگے ہوئے ہیں ان پر بڑا شیطان درمیانہ شیطان اور چھوٹا شیطان لکھا ہوا ہے۔

منیٰ کی حاضری جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو کہ مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی - ۱۰ تاریخ کو منیٰ میں پہنچکر صرف جمرۂ عقبہ[1] کی رمی کرو رمی کا طریقہ یہ ہے کہ جمرہ کے سامنے نشیب میں کم از کم پانچ گز کے فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہو کہ منیٰ داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر رکھ کر شہادت کی انگلی سے سات کنکریاں یکے بعد دیگرے پے در پے اللہ اکبر کہہ کر جمرہ پہ مارے - اگر یہ دشوار ہو تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر مارے - اور ہر کنکری پھینکتے وقت یہ دعا پڑھنی افضل ہے -

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَجْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا - اور کنکریاں پھینکتے وقت ہاتھ اتنا بلند ہو کہ بغل نظر آئے اور ضروری ہے - کہ کنکریاں جمرہ پر لگیں یا اس کے آس پاس تین گز تک گرے ورنہ اس کے بدلے دوسری کنکری پھینکنا پڑے گی اس رمی کے بعد تلبیہ پڑھنا موقوف کر دے اس رمی کا وقت دسویں کی صبح صادق سے گیارھویں کی صبح صادق تک ہے - مگر طلوع آفتاب سے زوال تک مسنون وقت ہے - اور زوال سے غروب آفتاب تک مباح وقت ہے اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ اور معذور اور عورتوں کے لیے بلا کراہت جائز ہے - اگر کسی نے گیارھویں کی طلوع فجر تک رمی نہ کی تو دم دینا واجب ہے -

حج کے احرام سے حلال ہونا اور قربانی کے احکام جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اب قربانی میں مشغول ہوں یہ وہ قربانی نہیں جو عید میں ہوتی ہے - کہ وہ تو مسافر پر نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے - اگرچہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے - قارن و متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مفرد کے لیے مستحب اگرچہ غنی ہو - جانور کی عمر و اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں

ف محتاج محض جس کے ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اتنا نقد یا اسباب کہ

---

[1] یہ جمرہ منیٰ کے ختم پر مکہ مکرمہ کی طرف واقع ہے -

بیچ کووہ اگر قرانی یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہونگے تین مہینوں میں یعنے شوال سے نویں ذی الحج تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے۔ ایک ساتھ خواہ جدا جدا۔ بہتر ہے کہ ۷، ۸، ۹ کو ہوں اور باقی سات ، تیرہویں کے بعد جب چاہے رکھے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ پہنچ کر ہوں روبقبلہ لٹا کر خود بھی روبقبلہ ہو اور تکبیر کہتے ہوئے نہایت تیز چھری بہت جلد اتنی پھیرو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ کہ بے سبب کی تکلیف ہے بہتر ہے کہ حاجی اپنی قربانی خود ذبح کرے ورنہ کم از کم اس کے ذبح کے وقت حاضر ہو۔ بہتر یہ ہے کہ وقت ذبح قربانی والے جانور کے دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں باندھ لو۔ ذبح کر کے کھول دو۔ اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کے انتہا پر تکبیر کہہ کہ نیزہ مارو کہ سنت یونہی ہے اور اس کا ذبح کرنا مکروہ۔ مگر حلال سے بھی ذبح ہو جائے گا اور گلے پر ایک ہی جگہ اسے بھی ذبح کرے۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ سے ذبح ہوتا ہے غلط اور خلاف سنت مکروہ ہے۔ کسی ذبیحہ کو جب تک سرد نہ ہو کھال نہ کھینچو اعضاء نہ کاٹو کہ یہ ایذا ہے۔ یہ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کو حج اور قربانی قبول ہونے کی دعا کرو۔ بعد قربانی روبقبلہ بیٹھ کر مرد حلق کریں سارا سر منڈانا افضل ہے یا بال کترائیں یہ بھی جائز ہے کہ عورتوں کو حلق حرام ایک پورا برابر بال کترائیں حلق ہو یا تقصیر داہنی طرف سے ابتدا کرو اور اس وقت اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے جاؤ۔ بعد فراغت بھی کہو سب مسلمانوں کی بخشش کے لیے دعا کرو۔ بال دفن کرو اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جدا ہو دفن کر دینا بہتر ہے۔ اب عورت سے صحبت کرنے شہوت سے ہاتھ لگانے گلے لگانے بوسہ لینے شہوت سے دیکھنے اس کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا حلال ہو گیا ہاں یہ امور اور جماع طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد حلال ہو گا۔

ذبح ایک حلق کے بعد ظہر سے پہلے منیٰ سے آج ہی دسویں ذوالحج

طواف زیارت کو مکہ میں آؤ اور طواف زیارت کرو یہ طواف اسی دسویں کے دن کرنا افضل ہے۔ یہ حج کا آخری رکن ہے جو کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتا طواف زیارت میں نیت کرنا فرض ہے اور چار شوط فرض ہیں اور باقی تین شوط پورے کرنا واجب ہے اگر پہلے

طواف قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہو تو اب بغیر رمل اور اضطباع کے طواف زیارت کرے اگر
سعی نہیں کی تھی تو اب اس طواف میں پہلے تین شوط میں رمل کرے اور پھر سعی کرے ۔ اس
طواف میں اضطباع نہیں اس لیے کہ اب احرام اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں ۔ قارن و مفرد
طواف و قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کی رمل و سعی دونوں خواہ صرف
سعی کر چکے ہوں تو اس طواف رمل و سعی دونوں اس طواف فرض میں کریں ۔ کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ
کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارہویں کو افضل ہے اور اس دن یہ بڑا نفع ہے کہ
مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے چند آدمی ہوتے ہیں عورتوں کو بھی بہ اطمینان ہر پھیرے میں سنگ اسود
کا بوسہ ملتا ہے ۔ اس کا افضل وقت دسویں کا دن ہے اگر اس دن نہیں کر سکا تو گیارھویں تاریخ کو
جائے ۔ جو گیارہویں کو نہ جائے بارہویں کو جائے اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے جرمانے
میں قربانی کرنی پڑے گی ۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو وہ ان کے ختم کے بعد کرے ۔
بہر حال بعد طواف دو رکعت بدستور پڑھیں اس طواف سے عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی حج
پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا طواف کے بعد منیٰ میں واپس آ جائے کیونکہ ذوالحج
کی دسویں، گیارہویں، بارہویں راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنّت ہے نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ
میں تو جو دس یا گیارہ کو طواف کے لیے گیا واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے ۔ گیارہویں تاریخ
بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر پھر رمی کو چلو، ان ایام میں رمی جمرہ اولیٰ سے شروع کرو جو مسجد
خیف سے قریب مزدلفہ کی طرف ہے بدستور رو بہ کعبہ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سات کنکریاں
بطور مذکور مار کر جمرہ اولیٰ سے کچھ آگے بڑھو اور دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر
مشغول ہو ورنہ پون پارہ یا سورۂ بقر پڑھنے کی مقدار تک ورنہ صرف دعا مانگ کر یہ بھی قبولیت کا
وقت ہے ۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر جا کر ایسا کرو جیسا جمرہ اولیٰ میں کیا ہے ۔ پھر جمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے
نہ ٹھہریں ۔ معاً پلٹ آئیں پلٹتے میں دعا کریں جمرات کی رمی پیدل کرنا افضل ہے ۔ بعینہٖ اسی طرح
بارہویں تاریخ تینوں جمرے بعد زوال رمی کریں بعض لوگ آج دوپہر سے پہلے رمی کر کے مکہ معظمہ
کو چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے بارہویں کو
رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب

ہے اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرہویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارہویں کو چلے جاتے ہیں۔ حلق رمی سے پہلے جائز نہیں پہلے دن کے علاوہ باقی دنوں کی رمی کا وقت زوال کے بعد ہے۔ یعنی گیارہویں بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں ہاں تیرہ تاریخ کی رمی زوال سے پہلے بکراہت جائز ہے۔

مکروہات رمی

۱۔ دسویں کی رمی دوپہر کے بعد کرنا۔

۲۔ تیرہویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

۳۔ رمی میں بڑا پتھر مارنا۔

۴۔ توڑ کر بڑے پتھر کی کنکریاں مارنا

۵۔ جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں جو قبول ہوتی ہیں قیامت کے دن نیکیوں کے پلہ میں رکھنے کو اٹھائی جاتی ہیں ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ ہو جاتے۔

۶۔ ناپاک کنکریاں مارنا۔

۷۔ سات سے زیادہ مارنا

۸۔ جو جہت مذکور ہوئی اس کا خلاف کرنا

۹۔ جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا۔

۱۱۔ جمروں میں خلاف ترتیب کرنا۔

۱۲۔ مارنے کے بدلے کنکری جمرے کے پاس ڈال دینا۔

قربانی کے اخیر دن یعنی بارہویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے بلا کراہت منیٰ سے آ سکتا ہے اور غروبِ آفتاب کے بعد آنا مکروہ ہے۔ اور اگر ۱۳/ تاریخ کو صبح ہوگئی تو اب بغیر رمی کیے آنا جائز نہیں۔

منیٰ سے مکہ مکرمہ کو روانگی

۱۲/کو زوال کے بعد یا ۱۳/ تاریخ کو رمی جمرات سے فارغ ہو کر عاجزی اور انکساری خشوع وخضوع کے ساتھ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو، اور راستہ میں تھوڑی دیر کے لیے وادیٔ محصبّ میں ٹھہرنا سنّت ہے اور افضل یہ ہے کہ وہاں مسجد میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء چاروں نمازیں پڑھے اور کچھ آرام کرے پھر مکہ مکرمہ آئے۔ اگر طوافِ زیارت نہیں کیا تھا۔ تو بارہویں کو غروبِ آفتاب سے پہلے طواف زیارت کرے۔ الحمدللہ حج پورا ہوگیا۔ اب جب تک دل چاہے مکہ مکرمہ میں قیام کرے اور وہاں کے اوقات کو غنیمت جانے اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہے اور جس قدر ہو سکے نفلی طواف اپنی اور اپنے پیر واستاذ اور ماں باپ خصوصاً حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب وعترت وحضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہیں

مکہ معظمہ کے مقیم کے لیے احرام کا طریقہ

تنعیم یعنی مکہ معظمہ سے شمال کی طرف یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر ہے۔ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آئیں اور طواف وسعی حسبِ دستور کر کے حلق یا تقصیر کر لو عمرہ ہو گیا جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی دن دوسرا عمرہ کیا وہ سر پر استرا پھروالے کافی ہے یونہی وہ جس کے سر پر بال نہ ہوں مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک بار ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے جنت المعلیٰ حاضر ہو کر ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔ جنت المعلیٰ مکہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرے پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے واہنے ہاتھ پر نالے کے پیٹ سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے۔ مشائخ علماء کی خدمت سے مشرف ہوں

ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو محرم میں عام داخلی ہوتی ہے۔ مگر سخت کشمکش کمزور مرد کا کام ہی نہیں نہ

عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اجازت۔ زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ گیا تو اوروں کو دھکے

دے کر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں اور نہ یوں حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلی بے لین دین

میسّر نہیں اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام کے ذریعے ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام

ہو گیا ان مفاسد سے نجات نہ ملے۔ تو حطیم شریف کی حاضری غنیمت جانے او پر گذرا کہ وہ بھی

کعبہ ہی کی زمین ہے۔ اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے ٹھہر جائے کہ داخلی کے عوض

میں کچھ نہ دیں گے۔ اس کے بعد یا قبل چاہے ہزاروں روپے دیدو تو کمال آداب ظاہر و باطن کی

رعایت سے آنکھیں نیچے کیے گردن جھکائے گناہوں پر شرماتے جلال رب البیت سے لرزتے

کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھو کہ تین

ہاتھ کا فاصلہ رہے وہاں دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی

ہے۔ پھر دیوار پر رخسار اور منہ رکھ کر حمد و درود دعا میں کوشش کرو یونہی نگاہیں نیچے کیے چاروں

گوشوں پر جاؤ اور دعا کرو اور ستونوں سے چمٹو اور پھر اس دولت کا ملنا اور حج و زیارت کا قبول مانگو

اور یونہی آنکھیں نیچے کیے واپس آؤ اوپر یا اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھو اور بڑے فضل کی امید کرو کہ

وہ فرماتا ہے جو اس گھر میں داخل ہو وہ امان میں ہے والحمد للہ۔

طواف الوداع

اس طواف کا نام طواف صدر اور طواف الوداع ہے۔ یہ باہر والوں پر واجب ہے۔ جب روانگی کا وقت آجائے تو طواف الوداع رمل

وسعی و اضطباع کے بغیر بجا لائیں ہاں وقتِ رخصت عورت حیض و نفاس میں ہو اس پر نہیں پھر

دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھیں۔ پھر زمزم پر آکر اسی طرح پانی پئیں بدن پر ڈالیں پھر دروازہ

کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر آستانہ پاک کو بوسہ دیں اور قبول و بار بار حاضری کی دعا مانگیں پھر

ملتزم پر آکر غلاف کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹیں ذکر و درود اور دعا کی کثرت کریں پھر حجر پاک کو بوسہ

دو جس قدر آنسو بہا سکتے ہیں بہائیں پھر الٹے پاؤں رخ بہ کعبہ یا سیدھے چلنے میں بار بار پھر کر

کعبہ کو حسرت سے دیکھئے، اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بنائیے مسجد کریم کے

دروازے سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا نکلو اور دعائے مذکورہ پڑھو اور اس کے لیے بہتر باب الحزورہ

ہے۔

حیض ونفاس والی دروازہ مسجد پر کھڑی ہو کر کعبہ کو بہ نگاہِ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلٹے پھر بقدر قدرت فقرائے مکہ معظمہ پر تصدق کر کے متوجہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ ہوں وباللہ التوفیق اور بارگاہ نبوی کی حاضری کے مختصر آداب اسی رسالہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس کی تفصیل کے لیے فقیر کی کتاب زائر مدینہ اور فقیر کا سفرنامہ "مدینے کا راہی" پڑھیئے۔

گنبد خضرا کی طرف روانگی

حقیقت تو یہ ہے کہ اسے دل سے تسلیم کرے کہ حج نصیب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ورنہ کہاں ہم روسیاہ اور کہاں حج جیسی دولت اس کے طفیل خدا نے حج بھی کرا دیئے اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے۔ چونکہ بعض بدبخت گنبد خضرا کی حاضری کو غیر ضروری سمجھتے ہیں اسی لیے فقیر دلائل عرض کرتا ہے۔ اگر تفصیل دیکھنی ہے تو زائر مدینہ نامی کتاب کا مطالعہ کیجیے۔

تمہید

ہمارے نزدیک حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انبیاء علیہم السّلام کی طرح حقیقی حسی زندگانی کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ کے حاضر ہو کر گناہ بخشوانا حکم خداوندی ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اگر یہ لوگ غلطیوں کا ارتکاب کریں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعلی سے طلبِ مغفرت کریں اور رسول بھی ان کے لیے دعائے مغفرت مانگے تو اللہ تعلی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

ف اس آیتِ کریمہ میں امتِ محمدیہ کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دربارِ نبوی میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے طلبِ مغفرت کریں تو حق تعالے ضرور ان کے ساتھ رافت ورحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور زائرین کے کلام کو سنتے ہیں ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور ان کے لیے دعاء استغفار فرماتے ہیں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے میری

وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا حالت حیات میں میری زیارت کی

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہ، سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حکایت کی وفات کے تین دن بعد ایک بدوی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ، جو کچھ آپ نے حق تعالیٰ سے سنا وہ ہم نے آپ سے سن کر یاد کیا۔ اور جو کچھ آپ نے حق تعالیٰ سے یاد کیا وہ ہم نے آپ سے سیکھا اسی میں سے یہ آیت ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔	میں نے اپنے پر ظلم کیا ہے اور اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔

روضہ مبارک سے آواز آئی۔ قَدْ غُفِرَ لَكَ۔ تیری مغفرت کر دی گئی۔

نیز بکثرت احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ کہ ہر مومن کی قبر پر جب کوئی مسلمان سلام کرتا ہے۔ تو صاحبِ قبر اس کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

ف جب عامہ مؤمنین کا یہ حال ہے تو اس سے بخوبی یہ معلوم ہو گیا کہ حضور بدرجہ اولیٰ اپنے پاس آنیوالے کو پہچانتے اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔	کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹاتے ہیں تاکہ اس کے سلام کا جواب دوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زائر کو پہچانتے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ وہ سعادت ہے۔ جو تمام دنیا کی دولت صرف کرنے پر بھی حاصل ہو جائے تو ارزاں ہے سلام کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے؟ اس کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ارشاد ہیں۔

۱ **حدیث** جو شخص میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود وسلام بھیجے میں خود اس کا جواب دیتا ہوں اور جو شخص دوسری جگہ سے مجھ پر درود وسلام بھیجے فرشتے اس کو مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

۲. **حدیث** کوئی مسلمان ایسا نہیں جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر سلام بھیجے مگر حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے جو سلام مجھ تک پہنچاتا ہے اس بندہ کا یہ فعل اس کی دنیا و آخرت کے اجر کے لیے کافی ہے اور میں قیامت میں اس کے لیے گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

حضورؐ ہر جگہ سے خود بھی درود سنتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور اس کی آواز نہ پہنچ جائے وہ جہاں بھی ہو (کذا فی جلاء الافہام لابن القیم) یہ حدیث ہم نے اس لیے لکھی ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف روضہ پاک کے قریب سے تو سنتے ہیں لیکن دور والوں کا درود شریف وغیرہ کچھ نہیں سن سکتے۔ بہر حال پہلے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس خود بنفس نفیس سلام کو سنتے ہیں اور اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں دوسرے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب فرشتے کے ذریعے ہوتا ہے اگرچہ بظاہر دونوں ارشاد متضاد معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ شاہوں کے دربار میں دربان بھی ہوتے ہیں۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو شہنشاہِ دو عالم ہیں آپ کے دربار میں بھی فرشتے بطورِ دربان کے متعین ہیں اور عامہ مسلمین کی معروضات ان فرشتوں کے ذریعے خدمت اقدس میں پیش ہوتی ہیں اور وہ مقبول و مقرب بندے جن پر خاص نظر لطف و کرم ہے۔ ان سے سلام و کلام بلا واسطہ دربان کے ہوتا ہوگا۔ جیسا کہ بعض اولیاء اکرام کے حالات میں لکھا ہے۔ جب انہوں نے روضۂ اطہر پر سلام پڑھا تو اندر سے سلام کا جواب آیا۔ خوش نصیب ہیں وہ نفوسِ قدسیہ جو اس نعمت سے سرفراز ہیں۔ مجھ جیسے روسیاہ کیلئے تو یہی سعادت کیا کچھ کم ہے۔ کہ اس مقدس بارگاہ میں حاضری کی اجازت مرحمت ہو جائے۔

احادیث جن سے زیارت کی ترغیب اور تاکید وارد ہے۔ (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی"۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص میری زیارت کے لیے آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد سفر نہ ہو تو اس کے لیے حق عز و جل پر یہ حق ہوتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں"۔

۳۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص حج کے لیئے مکہ آیا پھر میری زیارت کے لیے میری مسجد میں آیا اس کے لیے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں" ایک اور روایت میں ہے "جو شخص ثواب کی امید پر مدینہ میں میری زیارت کے لیے آئے وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہو گا"۔

۴۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا حالتِ حیات میں میری زیارت کی اور جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت لازم ہو گئی اور میری امت میں سے جو شخص باوجود وسعت کے میری زیارت نہ کرے اس کے لیے کوئی معذرت نہیں۔"

(۵) رحمتِ عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس شخص نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا حالتِ حیات میں میری زیارت کی۔ اور جس شخص نے میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔" ایک اور روایت میں ہے "جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا، اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا"۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک زیارت پر اس قدر بلیغ تنبیہ فرمائی ہے۔ کہ اگر انسان غور کرے تو اس کا انجام بہت سخت ہے اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکِ زیارت کو جفا اور ظلم سے تعبیر فرمایا ہے اور سید الانبیاء پر ظلم کرنا کمال درجہ کی شقاوت اور بے دینی ہے۔ لیکن بعض بدبخت روضۂ پاک کے سفر اور وہاں کی حاضری سے نہ صرف روکتے بلکہ اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔

محبوب اشعار اور نظمیں اور نعتیں

گنبدِ خضراء کی حاضری سے پہلے نعتیں و نظمیں اور اشعار یاد کر لیں۔ جیسے ہی ترنم آتا ہے ذوق و شوق

بڑھانے کے لیے پڑھیں یا سنیں ہم اعلیحضرت قدس سرہ کی ایک نعت یہاں لکھتے ہیں تاکہ زائر مدینہ سفر طے کرتے وقت اسے پڑھیں یا سنیں۔

نعت

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردوں کا بھی جلوہ دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی تھی آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

جمعِ مکہ تھا اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

زیارت یا حاضریِ بارگاہِ رسالت

زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں۔ راہ میں خطرہ ہے، وہاں بیماری ہے۔ خبردار کسی کی نہ سنو اور ہرگز محرومی کا داغ نہ لو۔ آخر جان ایک دن ضرور جانی ہے۔ اس سے کیا بہتر کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سائے میں بآرام لے جاتے ہیں کیل کا کھٹکا نہیں رہتا والحمد للہ۔

حاضری میں، خالص زیارت اقدس کی نیّت کرنی چاہیئے یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں

اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔ پھر جس قدر مدینہ منوّرہ قریب ہوتا جائے اسی قدر ذوق و شوق اور خشوع و خضوع میں ترقی ہوتی جائے حتیٰ کہ جب علاماتِ شہر قریب ہوں تو محبت و فرحت اور سرور و انبساط سے بے خود و دیوانہ بن جائے۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک　　　آتشِ شوق تیز تر گردد

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب زیارت کا قصد کرنے والا مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچتا ہے تو فرشتے ہدایائے رحمت لے کر اس کی پیشوائی کو آتے ہیں پس زائر کو چاہیئے کہ اس وقت غافل نہ رہے اور دن و شب اور اس ... کی عظمت و جلال ... دیکھے اور ہر وقت توبہ و استغفار اور درود و سلام میں مشغول رہے۔

راستہ میں عہد رسالت کی جو یادگار معلوم ہو جائے اس کی زیارت کرے اور اس میں نوافل پڑھے کہ یہ بھی محبت کی علامت ہے۔

وَمِنْ مَذْهَبِیْ حُبُّ الدِّیَارِ لِاَهْلِهَا　　　وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

لیکن افسوس کہ موجودہ دور میں آثار و یادگار کو مٹا کر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسجد ذوالحلیفہ پر پہنچے جو بیرِ علی پر واقع ہے۔ اگر سہولت ہو تو غسل کرے۔ اور نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور دو رکعت شکرانہ ادا کرے کہ خداوند کریم نے یہ دن نصیب کیا جب شہر مدینہ منوّرہ کی آبادی نظر آئے تو سواری سے اتر جائے اور نہایت ادب کے ساتھ نیچی نگاہیں کیے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا پاپیادہ چلے کہ جس راہ سے آنکھوں کے بل چلنا بھی بے ادبی سے خالی نہیں اس راستہ کو غفلت اور لاپرواہی سے طے کرنا سخت محرومی ہے۔

ہر ہر قدم پر اس کا دھیان کرے۔ کہ یہ وہ مقدس زمین ہے جس پر حبیب ربّ العالمین اور اصحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام کے قدم پڑے ہیں، امام مالکؒ کبھی مدینہ منوّرہ میں سواری پر سوار نہیں ہوئے اور فرماتے تھے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس زمین پر حضور اقدس کے قدم مبارک پڑے ہوں۔ اس کو اپنی سواری سے روندوں۔

جائے سر است اینکہ تو پا می نہی　　　پائے نہ بینی کہ کجا مے نہی

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا　　　ارے سر کا موقع ہے او جانیوالے

شہر کی آبادی سے باہر دور سے سبز قبہ نظر آتا ہے جونہی اس پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرے

ایسے ہی جب اور جہاں سے گنبد پاک دیکھیں ادب سے سر جھکا کر سلام عرض کیا کریں پھر جب شہر مدینہ میں داخل ہو تو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جلال وجمال کے تصوّر میں ڈوب کر صلوٰۃ سلام کے بعد یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیَارَةِ نَبِیِّكَ مَا رَزَقْتَهُ اَوْلِیَآئِكَ وَاَھْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ ۔

یا اللہ یہ تیرے رسول کا حرم ہے تو اس کو میرے لیے دوزخ سے حفاظت اور بُرے حساب سے پناہ کا ذریعہ بنا یا اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور اپنے نبیؐ کی زیارت میں وہ عطا کر جو تو اپنے خاص بندوں اور فرمانبرداروں کو عطا کرتا ہے اور میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم فرما۔ اے وہ ذات جو ہر سوال کیے ہوئے سے بہتر ہے ۔

زیارت کا طریقہ اگر سامان وغیرہ کی جانب سے بے فکری ہو تو شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبویؐ میں حاضر ہو اور حاضری سے قبل حسبِ توفیق صدقہ دے کر ثواب روحِ اقدس سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائے ۔ مسجد میں بابِ جبرئیل سے داخل ہونا افضل ہے ۔ اوّل داہنا پیر مسجد میں رکھے اور یہ دعا پڑھے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

اور نہایت ادب واحترام اور خشوع وخضوع کے ساتھ نیچی نگاہ کیے ہوئے اس مقدس مقام کی عظمت وہیبت اور جلالت شان کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے سیدھا روضۂ جنّتؑ میں جائے اور منبر کو داہنی جانب کر کے محراب نبویؐ کے قریب

سامان وغیرہ ایسے ہی تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہوں اس کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہوں ۔

ع روضۂ جنّت مسجد نبویؐ کے اس حصّہ کو کہتے ہیں جو قبر مبارک اور منبر کے درمیان ہے ۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے "میری قبر اور منبر کے درمیان روضہ ہے ریاض الجنت سے

وضو و مسواک کر و اور غسل بہتر ہے ۔ سفید اور نہایت پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر۔ سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل۔ اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہوں رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بنائیں۔ یعنی دل کو بزور رونے کی طرف مائل کریں اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف التجا کریں حاضری سے پہلے صدقہ خیرات کریں جب درِ مسجد حاضر ہو صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہریئے جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگنی ہے ۔

بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہوں اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے ۔ آنکھ ، کان ، زبان ، ہاتھ ، پاؤں ، دل سب خیال غیر سے پاک کریں مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو وہاں کے بعض لوگ ادب سے روکتے اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں انہیں خیال میں نہ لائیں اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام ، کلام ضرور ہو تو جہاں تک کترائیں ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھیں پھر بھی دل سرکار کی طرف ہو۔

مسجد نبوی شریف میں باب جبریل سے داخل ہونا افضل ہے ۔ داہنا قدم مسجد شریف میں رکھ کر دعا پڑھ کر نہایت خشوع و خضوع اور ادب و تعظیم کے ساتھ دائیں جانب اصحاب صفہ کے چبوترے سے ہوتے ہوئے ریاض الجنۃ[1] میں دوگانہ پڑھیں اگر وقت مکروہ نہ ہو تو مسجد نبوی شریف میں کوئی حرف چلا کر نہ بولیں اور نہ ہی وہاں جوتے لیجائیں یقین جانو کہ حضور اقدس ؐ سچی ، حقیقی ، دنیاوی ، جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے ۔ امام محمد ابن حاج کی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی صفحہ ۳۴۸ ج ۸ اور آئمہ دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ۔

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں انکی نیتوں

---

[1] ریاض الجنۃ مشہور جگہ ہے جو محراب نبوی اور روضۂ پاک کے درمیان میں واقع ہے ۔

وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِیٌّ لَا خَفَاءَ بِهٖ ط
کے ارادوں کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلا پوشیدگی نہیں۔

امام رحمتہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں۔

اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ اَیْ بِجَمِيْعِ اَحْوَالِكَ وَاَفْعَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ ط
بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔

نماز کا وقت جاتا ہو تو پہلے نماز پڑھیں اگر اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائیگی ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور اس وقت یاد رہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس صرف "قل یا" اور "قل" سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ اس کے بعد سجدۂ شکر اور دعا کریں کہ الٰہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول نصیب کر۔ اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کرم کی امید رکھتے حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہۂ عالیہ میں حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مزار انور میں رو بقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو کر حضور کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لیے دونوں جہان میں کافی ہے۔ والحمد للہ۔ اب کمال ادب وہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کے کیل کے سامنے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے۔ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو لباب وشرح لباب واختیار شرح مختار فتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا وضع یمینه علی شماله دست

بستہ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔ ادب یہی ہے کہ جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کیونکہ کہاں وہ پاک جالی اور کہاں ہمارے گندے لب بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جائیں یہ انکی رحمت کیا کم ہے۔ کہ تم کو اپنے حضور بلایا۔ اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے والحمد للہ۔

الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادب و وقار کے ساتھ، با آواز حزیں و صوتِ درد انگیں و دل شرم ناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں) نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیساکہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا۔)

بجالاؤ اور عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مجرا و تسلیم اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ ط

جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرو۔ حضورؐ سے اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو بار بار عرض کرو۔

پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجالاؤ۔ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہۂ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کرکے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں اللہ انکو دونوں جہان میں جزا بخشے آمین۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ وَلَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ ط مِنْ عُبَيْدِكَ فیض احمد ابن نور احمد يَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔

پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کریں۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَسْأَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

یہ سب حاضریاں محلِ اجابت ہیں۔ دعا میں کوشش کریں کہ ہمارے نزدیک یہاں درود شریف سے بڑھکر اور کوئی بہتر دعا اور عمل نہیں پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگیں پھر روضہ جنت میں (یعنی جو منبرہ حجرۂ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھکر دعا کریں یو مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں دعا مانگیں یہ تمام محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت ہے۔ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بے کار نہ جائے ضرورت کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیئے۔ نماز و تلاوت و درود میں وقت گزارے۔ دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ کرنی چاہیئے نہ یہاں۔ ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں یہاں تمہاری یاد دہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے یہ کتبہ ملے گا۔

مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے یہاں ہر نیکی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو کھانے پینے میں کمی کریں۔

قرآن پاک کا کم از کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں بھی روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کریں۔ اور درود وسلام عرض کریں پنجگانہ یا کم از کم صبح وشام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر ہو۔ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کرو۔ بغیر اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔ نماز کی جماعت صحیح طریقہ سے مل جائے تو با جماعت ورنہ تنہا چالیس نمازیں مسجد نبوی پاک میں ادا کریں صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس سے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں۔ اس کے لیے دوزخ نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کریں۔ اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں پیٹھ نہ کرنی پڑے روضۂ اقدس انور کا طواف نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے بقیع و احد و قبا کی زیارت سنت ہے مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو سیدی ابن ابی حمیرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوتے تو آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہو۔ اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ ع

سر اینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا قرار اینجا

وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو۔ اور حضور سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور تمام ادب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے۔ ملحوظ رکھ کر سچے دل سے دعا کریں کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔ ع

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے ۔۔۔ در رسول پہ قصہ تمام ہو جائے

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ۔ آمین۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ھذا آخر ما رقمہ قلم الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی الرضوی غفرلہ ربہ مسجد سیرانی بہاولپور اور پاکستان ۲۰ شوال ۱۴۰۰ھ ستمبر ۱۹۸۰ء۔

حج کے چند اہم اور ضروری مسائل:- دورِ حاضر میں الحمد للہ حرمین طیبین کی حاضری کی سعادت نہایت آسان ہو گئی ہے اس لئے اب عمرہ کے لئے لاکھوں کی تعداد سال بھر اس سعادت سے بہرہ ور ہوتی ہے لیکن مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے ہزاروں خرابیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فقیر یہاں چند مسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔

(۱) اہلِ نصاب کے علاوہ فقراء و مساکین پر مکہ معظمہ میں کعبہ شریف کی زیارت پر حج فرض ہو جاتا ہے خواہ ایام الحج میں ہوں یا دوسرے ایام احناف کے نزدیک اس پر زندگی میں حج ادا کرنا ضروری ہے اگر نہیں کریگا تو وہی سزا پائے گا جو صاحبِ ثروت حج نہ کرنے والا منسک قاری رحمۃ اللہ علیہ ص۲۱ میں ہے واما سبب الحج فهو البيت. بہرحال حج کا سبب بیت اللہ شریف ہے اس کی شرح ارشاد الساری ص۲۱ میں ہے ای الاضافة اليه يقال حج البيت والاضافة دليل السببية یعنی حج کی بیت کی طرف اضافت ہے مثلاً کہا جاتا ہے حج البیت اور اضافت سببیت کی دلیل ہے پھر یہی شارح ص۲۸ پر لکھتے ہیں قال فی مَنسَکِ الکبیر اعلم ان الفقیر اذا وصل الی مکة او الميقات فقد صرحوا بوجوب الحج" منسکِ کبیر میں ہے کہ فقیر مسکین جب مکہ شریف یا میقات تک پہنچتا ہے تو فقہا کی تصریح ہے کہ اس پر حج فرض ہو گیا۔ اس کے بعد لکھا کہ واطلاقهم الفقير اذا

وصل الی المیقات وجب علیہ یدل علی عدم اشتراط الاشہر فی حقہٖ" ان کا مطلب کہنا کہ جب فقیر میقات تک پہنچے تو اس پر حج فرض ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے حق میں اشہر الحج کی کوئی شرط نہیں۔ اس کے مزید حوالے و دلائل فقیر کے رسالہ "اسکاتۃ الحج فی استطاعۃ الحج" میں پڑھئے۔ (۲) ۔عمرہ کی نیت کرکے احرام جدہ جاکر باندھتے ہیں اس طرح سے دم لازم آگیا اسے چاہیئے تھا ہوائی جہاز پر ہے تو ائیر پورٹ یا گھر سے احرام باندھتا بحری میں تو احرام باندھنے کے متعلق دوران سفر اعلان ہوتا ہے یا اس کی یہ صورت ہو کہ جہاز پر بیٹھتے وقت صرف جدہ جانے کی نیت کرے پھر جدہ جاکر احرام باندھ سکتا ہے (۳) بعض حضرات صفا و مروہ کی سعی کے بعد سر نہیں منڈواتے یا قینچی والوں سے تھوڑے سے بال کٹوا کر کپڑے پہن لیتے ہیں ایسا کرنے سے دم لازم آگیا ورنہ عمرہ ضائع جائے گا اس لئے عمرہ والے کو لازم ہے کہ سعی کے بعد سر منڈائے پھر غسل کرکے کپڑے پہن سکتا ہے۔

(۴) بعض حاجی حج کے شوق میں عمرہ کیلئے گھر کا اثاثہ بیچ کر عمرہ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں گھر پر اہل و عیال در در کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں ایسے اصحاب کا حج ان کے منہ پر مارا جائے گا

وما علینا الا البلاغ

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۲ شوال ۱۴۱۴ھ بہاولپور (پاکستان)

احناف کی مشہور و معروف تفسیر
روح البیان
کا
بہترین، سلیس اردو ترجمہ
فیوض الرحمٰن کے نام سے
شائع ہو گیا ہے
مترجم: حضرۃ شیخ التفسیر والحدیث مولانا فیض احمد اویسی مدظلہ
عمدہ کتابت، دیدہ زیب طباعت۔ مکمل سیٹ:
آج ہی آرڈر بک کرائیے
ملنے کا پتہ: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاول پور